REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO.R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲　　شمارہ ۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ

سالانہ ۲۶ روپے

ششماہی ۱۳ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے

فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ　　۲۷ صلح ۱۳۶۲ ہش　　۲۷ جنوری ۱۹۸۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۴ صلح (جنوری) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کرنے کے بعد واپس قادیان آنے والے احباب کی زبانی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمدللہ

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۴ صلح (جنوری) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الرؤف سلمہا مورخہ ۲۰/۱/۸۳ کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت فرمانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ آپ کے ہمراہ محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ سلمہا بھی ایک ماہ کے ویزا پر قادیان تشریف لائی ہیں۔ قادیان پہنچتے ہی محترم صاحبزادہ صاحب کی طبیعت بخار اور فلو کے باعث قدرے علیل ہو گئی تھی لیکن الحمدللہ اب طبیعت بہتر ہے ـــــ محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ اور محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر ضیافت و تعمیرات جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت فرمانے کے بعد علی الترتیب ۲۰، ۲۱ جنوری کو بخیریت قادیان تشریف لے آئے۔

احمدی خواتین کو اسلامی پردہ کی پابندی کرنے سے متعلق شدید تنبیہ

چادر کا پردہ اسلامی پردہ قرار نہیں دیا جا سکتا اس سلسلے کو ختم کرنا ہوگا

احمدی خواتین کو جذبۂ قربانی اور اطاعتِ امام سے کام لیکر حقیقی اسلامی پردہ اختیار کرنا چاہیئے

اگر کوئی احمدی عورت اسلامی پردہ کے معیار پر پوری نہ اتری تو اس کے خلاف سخت ترین کارروائی بھی کی جائے گی!

جلسہ سالانہ خواتین سے ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پُر اثر اور تاریخی و جلالی خطاب۔!!

ربوہ ۲۷ فتح (دسمبر) - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی خواتین کو پردے کی پابندی کرنے کے بارے میں سختی سے متنبہ فرمایا ہے اور واضح طور پر بتایا ہے کہ چادر کا جو پردہ ہمارے ملک میں برقعے کی جگہ کیا جا رہا ہے یہ کسی صورت میں اسلامی پردہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا، احمدی عورتوں کو جذبۂ قربانی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو اُن کے خلاف سخت کارروائی بھی کی جائے گی۔ اور خدا تعالیٰ جو ہمیشہ نظامِ خلافت کے لئے غیرت رکھتا ہے اس کی تائید فرمائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ جلالی اور زبردست اعلان خواتین کے جلسہ سالانہ میں ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کو دن کے گیارہ بجے کے قریب خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجے تشریف لائے۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور نے امتحانوں میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنے والی طالبات کو تمغہ جات عطا فرمائے۔ اور اس ضمن میں ایک طالبہ مکرمہ امۃ المجیب سلمہا کا خصوصی ذکر فرمایا جنہوں نے آکسفورڈ میں برقعہ پہن کر تعلیم حاصل کی۔ اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ حضور کا خطاب گیارہ بجکر ۲۳ منٹ پر شروع ہوا۔ اور بارہ بجکر اٹھارہ منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح سے حضور نے ۵۵ منٹ خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیات ۳۱-۳۲ تلاوت کیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مُسلمہ کی عورتوں کے لئے پردہ کے احکامات کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ان آیات کا ترجمہ بیان کرتے کے بعد فرمایا کہ مَیں نے یہ آیات اس لئے تلاوت کی ہیں کہ مَیں محسوس کر رہا ہوں کہ اسلام پر جو بلائیں ٹوٹ رہی ہیں ان میں ایک بڑی بلا بے پردگی کی بھی ہے۔ اور یہ مختلف شکلوں میں مسلمانوں پر ٹوٹ رہی ہے۔ اکثر ممالک میں مسلمان عورت پردے سے محروم ہو رہی ہے۔ اور بعض ممالک میں چند دن ہوئے یہ فتوٰی دیا گیا ہے کہ پردہ نہ صرف یہ کہ ضروری نہیں بلکہ حرام ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان ممالک کی حالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ

جب اس سلسلے میں مَیں نے احمدی عورتوں کے بارے میں جائزہ لیا تو مَیں نے بڑی حسرت اور دُکھ سے یہ دیکھا کہ خود بعض احمدی خواتین اس میدان میں بے پردہ عورتوں کے ساتھ ہیں۔ حضور نے فرمایا اس لئے مَیں نے محسوس کیا کہ شہروں، قصبوں میں اور ہر جگہ پردہ کے بارے میں شدت سے احمدی مستورات میں جہاد کا اعلان کروں۔ حضور نے احمدی خواتین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ نے بھی یہ میدان چھوڑ دیا تو دنیا میں پھر اَور کونسی عورت ہوگی جو اسلامی پردے کا حق ادا کرے گی۔

حضور نے فرمایا اس بارے میں مختلف بہانے اور عذر کئے جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ چادر کا بہانہ ہے۔ یہ ایک سانحہ ہے کہ یہ چادر پردے کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا چادر کا پردہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ان حالات کی وضاحت ضروری ہے کہ کن حالات میں یہ پردہ، پردہ رہتا ہے۔ حضور نے فرمایا اس ضمن میں قرآن و حدیث، اور بزرگانِ امت کے اقوال پر تفصیلی غور و فکر کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا کہ اسلام مختلف حالتوں کے پیش نظر اور مختلف ضروریات کے پیشِ نظر مختلف قسم کے پردہ کی توقع کرتا ہے۔

حضور نے اس کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ دیہات میں چادر کا پردہ گھونگھٹ نکال کر کیا جاتا ہے۔ اس میں حیا ہے۔ یہ پردہ کوئی استثناء نہیں ہے۔ یہ اسلام کے بنیادی تخیل کا حصہ ہے۔ ایک وہ پردہ ہے کہ چہرہ کو دائیں بائیں سے ٹھوڑی تک اور ماتھے کو بھی ڈھانک کر پردہ کیا جاتا ہے کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساری مارٹ صالح پور۔ کٹک (اُڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۷ صلح ۱۳۶۲ ہش

نظامِ مصطفٰےؐ کے پسِ پردہ

اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہر انسان کی تخلیق ایسے رنگ میں ہوئی ہے کہ وہ الٰہی صفات کا مظہر بن کر کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نیابت کے جلیل القدر منصب کی ذمہ داریوں کو پورا کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات کی ہر شے اُس کے تابعِ فرمان کی گئی ہے۔ پس بحیثیت اشرف المخلوقات ہر انسان کا یہ پیدائشی حق ہے کہ اس کے اس امتیازی شرف کا احترام کیا جائے۔

تمام مذاہبِ عالم میں اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے بنی نوعِ انسان کو نہ صرف اس کے اس جلیل القدر منصب سے رُوشناس کرایا بلکہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر انسان کی عزت و ناموس کی مکمل حفاظت کے لئے دُنیا کے سامنے ایک ایسا بہترین دستور العمل بھی پیش کیا جو انسانی مساوات، عدل و انصاف اور مذہبی رواداری کا شاہکار ہے۔ چنانچہ قرآنِ حکیم نے جہاں مسلمانوں کو جا بجا اس امر کی تلقین فرمائی کہ "خبردار! کسی قوم کی دُشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل و انصاف کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھ دو۔" (مائدہ : ۹) وہاں بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمام حاضرین کو یہ تاکیدی وصیت بھی فرمائی کہ "اے لوگو! جس طرح تم حج کے دن، حج کے مہینے اور حج کے مقدس مرکز کا احترام کرتے ہو، اسی طرح ہر انسان کی جان، مال اور آبرو کا بھی احترام کرو۔" (بخاری) پھر محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں اپنا وہ شاندار عملی نمونہ بھی پیش فرمایا جو آج بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ —— ایک یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر آپؐ کا احتراماً کھڑے ہو جانا۔ جنگِ بدر کے موقعہ پر مقتولینِ قریش کی نعشوں کو خود زمین میں دفن کروانا۔ اور غزوۂ خندق میں اسلام کے اشد ترین مخالف نوفل بن عبد اللہ کی نعش کو کفارِ مکہ کی طرف دس ہزار درہم کی پیشکش کئے جانے کے باوجود بغیر کوئی معاوضہ لئے واپس کر دینا —— بلاشک یہ تمام واقعات سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ درخشندہ گوہر ہیں جو آپؐ کے قلبِ صافی میں موجزن نوعِ انسانی کے احترام کو نمایاں کرتے ہیں۔

مگر افسوس کہ اس ایمان افروز پسِ منظر میں جب ہم نظامِ مصطفٰےؐ کی علمبردار اسلامی مملکت (پاکستان) میں رُونما ہونے والے ایک تازہ ترین المیہ سے متعلق روزنامہ "جنگ" لاہور مجریہ ۸۲/۱/۳ کے حوالہ سے اخبارات میں شائع شدہ اس اندوہناک خبر پر نظر ڈالتے ہیں تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ اور دل خون کے آنسو رونے لگتا ہے —— !!

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ماہِ گزشتہ کے تیسرے ہفتہ میں چک نمبر E.B / ۲۹۱ (تحصیل بوریوالا ضلع ریہاڑی) کے ایک بزرگ احمدی محترم چوہدری محمد علی صاحب کا انتقال ہونے پر اُن کی نعش کو حسبِ دستور گاؤں کے اس قبرستان میں دفن کیا گیا جہاں پہلے بھی کئی احمدی دفن ہیں۔ مگر اس بات کا علم جب اسلام کے ایک اجارہ دار مولوی محمد سعید کو ہوا تو اس نے اشتعال انگیزی کی۔ اور اسسٹنٹ کمشنر بوریوالا اور ڈپٹی کمشنر ریہاڑی سے میت کو قبرستان سے نکالے جانے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر نے مجسٹریٹ اور ایس پی کو پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ یہ حکم دے کر گاؤں بھجوایا کہ قبر کو اُکھڑ کر میت کو کہیں اور دفن کیا جائے مگر اس طرح کہ اس تمام کارروائی کی ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر رہے۔ چنانچہ افسران متذکرہ نے گاؤں پہنچتے ہی مکرم چوہدری سلطان علی صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد مقامی کو اس مفہوم کی تحریر لکھ کر دینے پر مجبور کیا کہ "ہم نعش کو کسی اور جگہ دفن کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں قبر اکھاڑنے کی اجازت دی جائے۔" موصوف کے انکار کرنے پر جماعت کے افراد پر تشدد کیا گیا اور ان کی مستورات کو سر بازار گھسیٹنے تک کی دھمکیاں دی گئیں۔ بالآخر مرحوم کے غیر احمدی بھائی ابراہیم اور ان کی اہلیہ سے ایک تحریر لکھوا کر اس پر چوہدری سلطان علی صاحب سے جبراً دستخط کرائے گئے۔ اور نعش کو قبر سے نکال کر عیسائیوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

غور طلب امر یہ ہے کہ کیا اس قسم کی مذموم اور اخلاق سوز حرکت اُس اُسوۂ پاک سے ذرہ برابر بھی مطابقت رکھتی ہے جسے ہم سطورِ بالا میں نمایاں کر چکے ہیں اور جس کے نام کی دُہائی پاکستان کے اربابِ حل و عقد آج ساری دُنیا میں دے رہے ہیں —— !؟

فاعتبروا یا اُولی الابصار !!

خورشید احمد انور

السّلام اَے ناصرِ دیں السّلام

السّلام اَے ناصرِ دیں السّلام
السّلام اے خادمِ دیں السّلام
السّلام اَے حافظِ قرآنِ پاک
السّلام اَے خادمِ قرآنِ پاک

السّلام اے عاشقِ دینِ متیں
السّلام اے خادمِ دینِ متیں
السّلام احمدؑ کے برحق جانشیں
السّلام اے خندہ رُو خندہ جبیں

السّلام اَے پیکرِ کوہِ وقار
السّلام اے دینِ حق کے جاں نثار
السّلام اے امن کے پیغام بر
السّلام اے قدسیوں کے راہبر

تجھ پہ رحمت ہو خدائے پاک کی
تجھ پہ رحمت ہو شہِ لولاکؐ کی
تیری تُربت پر سدا ہوں رحمتیں
طاہرِ عاجز کا بھی تجھ پر سلام

زندہ رہے گا تیرا نام

ناصرِ دیں میرے امام — زندہ رہے گا تیرا نام
تُو نے سکھایا دینِ حق! — تجھ پر خدا کا لُطفِ عام
پڑھتے رہیں گے صُبح و شام — تجھ پر دُرود اور سلام
اُس کی رضا میں سر ہیں خم — اِتنا ہی تھا تیرا قیام
پہنچیں تجھے دُعائیں سب — پہنچیں تجھے سبھی سلام
چھوڑ کے جن کو چل بسا — پُورے کریں گے سارے کام
گرچہ یہ راہ ہے کٹھن — چلتے رہیں گے تیز گام
تُو نے ہی تشنہ رُوحوں کو — وحدت کا ہے پلایا جام
ناصرِ دیں میرے امام — زندہ رہے گا تیرا نام

عہدِ وفا نبھائے گا!!
طاہر کہ تھا تیرا غلام

طالبِ دُعا :- میر مُبشّر احمد طاہرؔ آف پسرور حال ربوہ۔

تحریکِ دُعائے خاص

محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد ان دنوں شدید قسم کی اقتصادی پریشانی سے دوچار ہیں جس کی وجہ سے صحت بھی متاثر ہو رہی ہے۔ اکثر دورانِ سر کی تکلیف رہتی ہے۔ موصوف کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ، کامل صحت و شفایابی اور بیش از بیش خدمتِ سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے قارئین سے درخواستِ دُعا ہے۔

(ادارہ)

احمدی مستورات کو بھی تبلیغ کے جہاد میں حصہ لینا پڑیگا!

اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہر عورت کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کر سکتی ہے

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منعقدہ ۱۹۸۲ء سے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۶ اخاء ۱۳۶۱ ہش (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے جو خطاب فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

حضور کے خطاب سے قبل تقسیم تمغہ جات کی تقریب عمل میں آئی۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا:-

"یہ تمغہ میری بھانجی عزیزہ امۃ الرؤف، جن کو خدا تعالیٰ کے فضل سے باہر ملکوں میں بہت اچھی خدمتِ دین کی توفیق ملی ہے اور اپنی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے دین کے لئے وقف ہے، وہ پہنائیں گی۔ میں یہ ان کے سپرد کرتا ہوں۔"

جب تمغہ پہنایا گیا تو حضور نے بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ کہکر دعا دی۔ اور فرمایا باقی سب بھی ساتھ یہ الفاظ کہیں۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اس دفعہ سفرِ یورپ کے دوران مختلف مجالس میں مختلف اخباری نمائندوں نے بہت سے سوالات کئے جن کا ایک حصّہ اسلامی معاشرے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور عورت سے تعلق رکھتا تھا۔ اور ایک حصّہ عمومی مسائل سے۔

ایسی ہی ایک مجلس کے دوران جو انگلستان کے ایک شہر میں تھی رفتہ رفتہ پریس کے نمائندوں کے اندر ایک تبدیلی محسوس ہونے لگی۔ اور وہ اس طرف مائل ہوتے نظر آتے تھے اسلام کی جو تعریف اور تشریح جماعتِ احمدیہ کر رہی ہے وہ ایک زندہ رہنے والی اور

غالب آنے والی تشریح

ہے۔ چنانچہ آخر پر ایک نمائندے نے جو سوال کیا اس سے ہمارے اس تاثر کی بڑی بھاری تصدیق ہوگئی۔ اس نے پوچھا کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ پر مختلف جگہوں پر بڑے بڑے مظالم ہوئے ہیں۔ اور نہایت ہی خوفناک ابتلاؤں میں سے جماعت گزری ہے۔ اب اگر آپ غالب آگئے تو آپ لوگوں کا ان سے کیا سلوک ہوگا؟ اس طرزِ فکر سے معلوم ہوا کہ واقعۃً وہ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے کہ جس نے بہرحال دنیا پر غالب آنا ہے۔

اس کے جواب میں اچانک مجھے اپنی ایک بیس، پچیس سالہ یا شاید اس سے بھی پہلے کی خواب یاد آگئی جو بھولی بسری تھی۔ بہرحال اس کا تعلق اس مضمون سے ہے اور اس کا تعلق لجنہ اماء اللہ سے بھی ہے ایک رنگ میں۔ اس لئے گو مختصراً میں نے اس کو وہ خواب بتائی۔ مگر خیال آیا کہ لجنہ کے پہلے اجلاس میں میں اپنی وہ خواب پیش کروں گا۔ وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا اس زمانے میں، کسی ایسے مطلب سے، جس نے بعد میں اپنے وقت پہ آکے ظاہر ہونا تھا۔ ایک خواب آئی اور تعجب پیدا کر کے چلی گئی۔ لیکن بعد کے وقت نے اس کا ایک اور مضمون کھولا جس کا اب کے وقت سے تعلق ہے۔

وہ خواب یہ تھی

کہ ایک کمرے میں کچھ غیر از جماعت دوست ہیں اور کچھ احمدی علماء جو مناظرے کے فن کے ماہر ہیں وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ باقاعدہ مناظرہ تو نہیں ہو رہا۔ لیکن ایک بے تکلف سوال و جواب کی مجلس چل رہی ہے۔ اور رفتہ رفتہ جو مخالف گروہ ہے اس کے اندر پاک تبدیلی کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ ہم نے آپ لوگوں پر اتنے مظالم کئے ہیں کہ اگر آپ غالب آگئے تو آپ ہم سے بدلے اتاریں گے اس لئے کسی قیمت پہ بھی احمدیت کو غالب نہیں آنے دینا۔ کیونکہ اگر تم لوگ غالب آگئے تو ہمیں اپنے ظلم یاد ہیں، ان ظلموں کو یاد کر کے تم ہم سے بدلے اتارو گے۔ اس لئے ہمارے قومی مفاد میں ہے کہ آپ لوگ غالب نہ آئیں۔ جب اس نے یہ سوال کیا تو ہمارے علماء کوئی جواب دینے لگے۔ لیکن میرے

دل میں ایک بے چینی سی پیدا ہوئی کہ یہ تسلی بخش اور صحیح جواب نہیں دے رہے۔ میری چونکہ اس وقت عمر بھی چھوٹی تھی (میں نے جیسا کہ گزارش کی ہے پچیس سال یا اس سے لگ بھگ یا اس سے پہلے کی خواب ہے) تو مجھے کچھ شرم محسوس ہوئی کہ میں آگے بڑھ کر جواب دوں۔ جبکہ سلسلہ کے چوٹی کے علماء اور بزرگ موجود ہیں۔ لیکن پھر بے چینی بڑھ گئی اور میں نے محسوس کیا کہ اب یہ شرم کا وقت نہیں رہا،

مجھے آگے آنا چاہیئے

چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر جو اعلان کیا ہے۔ وہ حیرت انگیز ہے۔ اس وقت میں حیران تھا کہ میں یہ کیا کلمات کہہ رہا ہوں۔ نہ اس وقت زبان پہ اختیار تھا، نہ اٹھنے کے بعد سمجھ آئی کہ میں یہ کیا بات کر رہا ہوں۔ میں نے اس طرح بات شروع کی کہ

"میں لجنہ اماء اللہ کے ان تیروں میں سے ہوں جو خاص اہم وقت کے لئے بچا کے رکھے جاتے ہیں۔ اور اپنے وقت پر انہوں نے استعمال ہونا ہے۔ لیکن بعض اوقات ایسی ہنگامی ضروریات پیش آجاتی ہیں کہ ان بعد کے لئے بچائے ہوئے تیروں کو وقت سے پہلے بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ آج ایک ایسا ہی وقت ہے۔"

یہ اعلان ہے جو میں نے کیا اور حیران تھا کہ میں یہ کیا بات کہہ رہا ہوں اور کیوں کہہ رہا ہوں کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اور نہ اٹھنے کے بعد سمجھ آئی۔ اس لئے یہ خواب فراموش ہوگئی ذہن سے۔ اگلی بات میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ آپ نے جو سوال کیا ہے اس کا صحیح جواب میں آپ کو دیتا ہوں۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ ایسا مقابلہ نہیں ہے جیسے دو دشمنوں کا مقابلہ ہوا کرتا ہے۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ تو

عاشق اور معشوق کا،

محبت کرنے والے اور محبوب کا مقابلہ ہے۔ جب محبت کرنے والے کو اپنے محبوب پر فتح نصیب ہوتی ہے تو وہ بدلے نہیں اتارا کرتا۔ وہ پاؤں پڑتا ہے اور منتیں کرتا ہے اور کہتا ہے ہم سے جو غلطی ہوئی تم وہ معاف کر دینا۔ تم نے جو دکھ دیئے ہم نے ان کی لذتیں پائیں۔ لیکن ہم سے جو کوتاہیاں ہوئیں اور ہم تمہارے پیچھے پڑے اور تمہاری دلآزاریاں ہوگئی ہوں گی ہم ان کی معافی چاہتے ہیں۔ اس لئے عاشق کی فتح تو یہ رنگ رکھتی ہے۔ اس میں محبوب کے لئے کسی خوف کا سوال ہی نہیں۔ پہلے بھی وہ گرا رہتا ہے، بعد میں بھی گرتا ہے اور قدموں پہ جھکتا ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں تو اطمینان کی ایک عجیب لہر دوڑ جاتی ہے مدمقابل گروہ پہ اور وہ پوری طرح مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہاں، ان سے ہمیں کسی حالت میں خوف نہیں۔ خواہ یہ غالب ہوں خواہ یہ مغلوب ہوں۔ ان سے سوائے رحمت کے اور کچھ ہماری طرف جاری نہیں ہوگا۔

یہ وہ خواب تھی۔ جب اس نے سوال کیا، تو اچانک مجھے یاد آئی۔ اور میں نے سوچا کہ چونکہ لجنہ اماء اللہ کا نام اس میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے اس میں ضرور کوئی معنے ہوں گے۔ میں غور کرتا رہا۔ یعنی انگلستان میں، اس وقت جب خواب یاد آئی۔ اس کے بعد کے عرصہ میں، جب میں نے غور کیا تو اس میں کئی باتیں میرے ذہن میں آئیں۔

لجنہ اماء اللہ اگرچہ ہمارے ہاں عورتوں کی تنظیم کا نام ہے لیکن درحقیقت لجنہ ایک ایسے گروہ کو کہتے ہیں جو مردوں کا بھی ہو سکتا ہے، عورتوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ عربی کا وہ لفظ ہے جو مردوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، صرف عورتوں کے لئے نہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر بعض عربیہ ممالک میں یہ کہہ کر

غلط فہمی پھیلائی گئی

جماعتِ احمدیہ کے متعلق، کہ لجنہ اماء اللہ جماعتِ احمدیہ کی اس فوج کا نام ہے جو نعوذ باللہ من ذٰلک اسرائیل کی طرف سے تیار کی گئی ہے عربوں پر حملہ کرنے کے لئے۔ ایسی جاہلانہ باتیں بھی دشمنوں نے وہاں پھیلائیں لیکن عربی نقطۂ نگاہ سے چونکہ یہ قابلِ تسلیم بات تھی کہ لجنہ مَردوں کے کسی گروہ کا نام ہو۔ اس لئے وہ بات وہاں چلائی اور تھوڑی دیر چل گئی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں تو خدا کے فضل سے لجنہ عورتوں کی تنظیم ہے اور مردوں کی بھی کوئی تنظیم فوجی نوعیت کی نہیں۔ اور اگر ہوتی بھی تو وہ اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف ہی استعمال ہونی تھی۔ ان کے حق میں تو استعمال نہیں ہو سکتی تھی۔ بہر حال لجنہ کا ایک مفہوم مجھے یہ سمجھ آیا کہ اللہ تعالیٰ کی جو فوج ہے اس کی طرف اشارہ ہے جس میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس لئے کوئی تخصیص نہیں ہے۔

دوسرے، مجھے یہ خیال آیا کہ اس طرف بھی اشارہ ہے کہ لجنہ کو بھی اس فوج میں شامل کیا جائے۔ مجاہدین کی صفِ اوّل میں

عورتوں کو بھی شامل ہونا چاہیئے

کیونکہ لجنہ، ہمارے ہاں، معروف معنی عورتوں کی تنظیم کے رکھتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لفظ لجنہ (خواب میں۔ ناقل) اس لئے استعمال فرمایا کہ توجہ اس طرف منتقل ہو کہ جب تک میدانِ جہاد میں عورتوں سے پورا کام نہیں لیا جائے گا صحیح معنوں میں کام نہیں ہوگا۔ صحیح معنوں میں اسلام کی فتح کے دن قریب نہیں آئیں گے۔

تیسرا خیال مجھے یہ آیا (اور وہ ضمنی ہے اور سرسری ہے) کہ چونکہ میری والدہ کا لجنہ سے ایک بہت پرانا، خادمہ تعلق رہا ہے اور بچپن میں ہم نے یہی دیکھا ہے کہ جب حضرت امّی جان سیّدہ اُمِّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدر ہوا کرتی تھیں تو میری والدہ جنرل سیکرٹری ہوا کرتی تھیں۔ اور عموماً جنرل سیکرٹری کی مصروفیات وقت کے لحاظ سے بہت ہوتی ہیں۔ اس لئے عموماً پرانی عورتیں خدمت کرنے والیاں، مختلف تحریکات کے وقت پروگرام بنانے والیاں ہمارے گھر اکٹھی ہوا کرتی تھیں۔ اور بعض دفعہ بلکہ اکثر اجلاس بھی وہاں ہوتے تھے۔ اور درسِ قرآن مجید بھی حضرت مصلح موعود وہیں دیا کرتے تھے۔ اس لئے

میرے بچپن کا لجنہ سے ایک تعلق

رہا ہے۔ اُس وقت تو وہ تعلق میرے لئے ایک تکلیف کا تعلق تھا۔ کیونکہ بعض دفعہ باہر نکلتے ہوئے شرماتا تھا۔ کپڑوں کا بُرا حال، پھٹے ہوئے، بٹن ٹوٹے ہوئے، نکر ایک ہاتھ سے سنبھالی ہوئی اور حلیہ بگڑا ہوا۔ اور شرم آتی تھی کہ باہر کس طرح نکلوں۔ مجھے یاد ہے میں کئی دفعہ ناشتہ ہی نہیں کرتا تھا شرم کے مارے کہ باہر عورتیں بیٹھی ہیں، میں نکلوں کس طرح؟ اور کپڑوں کی نہ مجھے ہوش تھی، نہ میری والدہ کو ہوش تھی کہ مجھے کپڑے پہنائیں۔ اس وجہ سے لجنہ سے ایک تکلیف کا تعلق بھی تھا۔ پھر ہر ہفتے درسِ قرآن ہُوا کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے ہمیں نماز کے بعد سونے کی عادت تھی، اب بھی ہے۔ حضرت مصلح موعود چونکہ نماز کے بعد سویا کرتے تھے۔ اس لئے سارے بچوں کو عادت تھی کہ نماز کے بعد سو جائیں۔ اور اس کے بعد ذرا لیٹ ناشتہ کریں۔ اور اس دن ابھی آنکھ نہیں لگی ہوتی تھی کہ لجنہ کی عورتیں آ کے ہمارے بستر لپیٹ دیا کرتی تھیں اور اگر کوئی بچہ نہیں اُٹھتا تھا بستر میں بچوں کو لپیٹ دیتی تھیں۔

اس لئے ایک تکلیف کا تعلق بھی لجنہ سے ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ لیکن جب وہ تعلق یادوں میں ڈھلا تو وہ

ایک فخر کا تعلق

بن گیا۔ ایک محبت کا تعلق بن گیا۔ اور خدمت کرنے والیوں کی یاد آ کر دل میں مسرت کی لہریں دوڑتی رہیں کہ قادیان کے زمانے میں کیسا پیارا منظر ہوتا تھا۔ عورتیں کس شوق اور محبت کے ساتھ خدمتِ دین میں آگے آیا کرتی تھیں۔ عجیب عجیب نظارے ہم نے دیکھے اس تعلق کی بناء پر۔ ایسے حیرت انگیز نظارے تھے کہ جو ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو گئے۔ کبھی بھلائے نہیں جا سکتے تھے۔

ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اپنے زیور پیش کر رہی ہے حضورؓ جانتے تھے کہ اس کی مالی حالت ایسی ہے کہ اس سے پوری قربانی نہیں لینی چاہیئے۔ حضورؓ انکار کر رہے تھے۔ روتے روتے

اس کی ہچکیاں بندھ گئیں

اس قدر زار زار روئی کہ حضور، میں نہیں جاؤں گی جب تک مجھ سے قبول نہ کر لیں۔ آخر مجبور ہو کر حضورؓ کو وہ زیور خدمتِ دین کے لئے قبول کرنا پڑا۔ یہ ایسا حیرت انگیز وقت تھا کہ بچپن کے باوجود دل پر ہمیشہ کے لئے ایسا رسم ہُوا، ایسا لکھا گیا گہرے حروف میں کہ جس طرح چیز کھود دی جاتی ہے اور اَن مٹ نشان بن گیا۔

اور بھی بہت سے پاکیزہ نظارے دیکھے۔ وہاں باجماعت نمازیں ہوتی تھیں اور خاص وقتوں میں جبکہ جماعت پر ابتلاء آیا کرتے تھے، مختلف مستورات ہمارے گھر میں اکٹھی ہوتیں۔ باجماعت نماز ہوتی۔ عورت ہی نماز پڑھاتی۔ عورتیں پیچھے نماز پڑھتیں۔ اور اس وقت عجیب گریہ وزاری کا عالم ہوتا تھا۔ کئی ابتلاء آئے احمدیت پر جن میں عورتوں نے قربانی میں بہت پیش پیش حصہ لیا۔

اس لئے گو میں نے یہ کہا کہ تکلیف کا تعلق تھا، لیکن یہ تکلیف ایسی حسین، ایسی دلگداز یادوں میں ڈھل گئی کہ ہمیشہ کے لئے لجنہ کے نام کے ساتھ ایک محبت اور ذاتی تعلق پیدا ہو گیا۔ یہی وجہ ہے شاید کہ اور باتوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے وہاں لجنہ کا لفظ، نام استعمال فرمایا، میرے اس قلبی اور ذاتی تعلق کے اظہار کی خاطر۔

لیکن جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے اس زمانے میں وہم و گمان بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اس خواب کا کوئی ایسا مطلب ہے جو بعد میں پورا ہونا ہے۔ اور نہ مقام تھا کہ اس خواب کا اظہار کرتا کسی سے۔ اور یہ بہت ضروری ہے، ورنہ شیطان نفس کو دھوکہ دیتا ہے اور نیکی کی راہ سے ہٹا کر ظلمت اور گمراہی کی راہ پہ ڈال دیتا ہے۔ اس لئے

بہت بڑا خوف کا مقام

ہوتا ہے۔ جب اس قسم کی کوئی رؤیا کسی کو نظر آئے تو اُس کو اللہ تعالیٰ کا خوف کرنا چاہیئے، استغفار کرنی چاہیئے۔ لیکن اب میں آپ کو اس لئے بتا رہا ہوں کہ اب میرا فرض ہے کہ آپ کو ان باتوں سے آگاہ کروں اور وہ مخفی پیغامات، جو بھی ہیں، اس قسم کی رؤیا میں وہ آپ کے سامنے کھول کر رکھوں۔

بنیادی طور پر، میں سمجھتا ہوں، سب سے اہم مطلب جو اس کا ہے وہ یہی ہے کہ لجنہ کو یعنی

احمدی مستورات

کو جہاد میں حصہ لینا پڑے گا۔ چنانچہ باہر یورپ میں، اس رؤیا کے یاد آنے کے بعد، خاص طور پر مستورات کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی۔ اور عجیب اتفاق ہے کہ جب میں پاکستان سے ابھی روانہ بھی نہیں ہُوا تھا لجنہ کے دو وفود ملنے آئے۔ دونوں کو میں نے، بغیر اس کے کہ میرے ذہن میں یہ خواب ہو، پہلے ہی تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ تو مستورات کو بہر حال اب مجاہدے میں شامل ہونا پڑے گا۔ کس رنگ میں؟ یہ فیصلہ مستورات خود کریں گی۔ کیونکہ قرآن کریم تبلیغ کے مضمون کو حکمت کے ساتھ باندھتا ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ (النحل آیت: ۱۲۶)

کہ حکمت کے ساتھ اس کام کو سرانجام دو۔ اور حکمت کے تقاضے یہ ہیں کہ حسبِ حالات

الگ الگ لائحہ عمل

تجویز کیا جائے۔ عورتیں ایک خاص مقام اور احترام رکھتی ہیں۔ اس لئے جماعت کسی ایسی سکیم کی اجازت تو نہیں دے سکتی کہ جس میں عورت کا جو منصب ہے احترام کا، اس کو کسی قسم کی گزند پہنچ سکے۔ یا کسی رنگ میں زخم آ جائے۔ اس لئے ایسی کوئی سکیم منظور نہیں ہو سکتی۔ لیکن اپنے دائرے کے اندر رہتے ہوئے، اپنے حالات کے پیشِ نظر ہر عورت کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کر سکتی ہے۔ اس کے تعلقات کے دائرے ہیں۔ اس کی سہیلیاں ہیں، اُن کو اپنے گھر میں چائے پہ بُلا سکتی ہے وہاں تو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ غلط فہمی پیدا ہو یا دلآزاری ہو۔ اپنی محبت والیوں کو بُلائیں۔ اُن کے گھر جائیں۔ اُن سے باتیں کریں۔ اور ہر احمدی خاتون کو خواہ وہ بڑی ہو یا چھوٹی ہو، تبلیغ میں جھونک دیں۔

اس کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو ایک

مرکزی منصوبہ

بنانا ہوگا جس کا تعلق تمام دُنیا کی لجنات سے ہو، صرف پاکستان سے نہیں۔ اور طریق کار یہ ہوگا کہ چھوٹے یونٹ اپنی اپنی سکیمیں بنائیں اور مرکزی لجنہ کو ہدایت اور راہنمائی کے لئے بھجوائیں۔ اور ان کی جو اجتماعی شکل بنتی ہے اس پر غور کرنے کے بعد مرکزی منصوبے کے اعداد و شمار ظاہر ہوں گے۔ مثلاً شیخوپورہ ہے، سرگودہا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے دونوں بڑی کام کرنے والی مجالس ہیں لجنہ کی۔ اگر وہ یہ کام کر رہی ہیں تو ایک باقاعدہ چھوٹا منصوبہ بنانا چاہیئے اور اس کی منظوری لینی چاہیئے۔ تاکہ اس میں کوئی ایسا پہلو نہ آ جائے جو کسی لحاظ سے بھی حکمت کے خلاف ہو۔ یا کسی پہلو سے بھی مُلک کی فضا کو مکدّر کرنے کا کردار ادا کرے۔ بہر حال ہم

نے اس کا نام رکھنا ہے۔

اور قیامِ امن اسلام کے پھیلاؤ کے لئے لازمی حصہ ہے۔ ان دونوں کا ایسا جوڑ ہے جسے دنیا میں کبھی کوئی الگ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ یہ جو الزام لگانے والے ہیں اسلام پر کہ تلوار کے زور سے پھیلا ان کا ایک بہت ہی

پیارا اور منہ توڑ جواب

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے دیا اور انہی سے مَیں نے یہ نکتہ سیکھا کہ اگر اسلام تلوار سے پھیلا تھا تو جنگ کے زمانہ میں اسلام کی تبلیغ زیادہ تیز ہونی چاہیئے۔ اور مُسلمان ہونے والوں کی نسبت بہت تیزی کے ساتھ بڑھنی چاہیئے۔ اور چونکہ تمہارے نزدیک یہ تلوار کا مذہب ہے اس لئے امن کے زمانے میں اس کے برعکس شکل نظر آنی چاہیئے۔ یہ معقول اُصول قائم کرنے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جنگ کے اعداد و شمار پیش کئے کہ جب جنگیں ہو رہی تھیں یعنی مظالم کے لمبے دَور کے بعد اسلام کو جب دفاع کی اجازت ملی تو اسلام کا پھیلاؤ رُک جاتا ہے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نے ہر جنگ کے بعد کے، پھر دُوسری جنگ کے بعد کے تمام اعداد و شمار اور کوائف پیش کئے کہ اس وقت اتنے مُسلمان تھے اور پھر یہ ثابت کیا کہ جب جنگیں ختم ہوتی ہیں اور حضور اکرم کی زندگی کے صرف ایک دو سال باقی ہیں تو آناً فاناً اس دو سال کے عرصے میں تمام عرب مُسلمان ہوجاتا ہے۔ تو یہ عجیب جنگ کا مذہب ہے کہ جنگ کے زمانے میں تو پنپتا نہیں اور امن کے زمانے میں پنپنے لگ جاتا ہے۔

پس چونکہ ہم اسلام کے دعویدار ہیں اور دُنیا کی کوئی طاقت ہمارا یہ دعویٰ ہم سے چھین نہیں سکتی کہ ہم مُسلمان ہیں خُدا کے فضل سے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں مُسلمان قرار دیتا ہے۔ یہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اس کی خاطر ہم ہر قُربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس دعویٰ میں ہی

امن کی تعلیم

ہے کیونکہ مُسلم کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے یہ فرمائی کہ جس کے ضرر سے، شر سے، جس کی زبان سے، جس کے قول و فعل سے دُوسرے آدمی محفوظ رہیں۔ یعنی کسی کو کسی نوع کا بھی دُکھ نہ پہنچائے۔ تو چونکہ ہم سچّے مُسلمان ہیں اور اس دعوے میں سچے ہیں، اس لئے ہمارا لازمی فرض ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعے سے اس بات کو ثابت کریں۔ اور مُسلمان کی اس تعریف کو پیشِ نظر رکھیں جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم نے خود فرمائی ہے۔ یعنی ایک مُسلمان آنحضورؐ کی نظر میں کیا ہے؟ اس رنگ میں تعریف ہے۔ فرماتے ہیں وہ جس کی زبان سے، جس کے قول سے، جس کی اداؤں سے کسی رنگ کا بھی ضرر کسی کو نہ پہنچے۔ اور ہر ایک محفوظ رہے۔ کیونکہ مُسلم کا لفظی ترجمہ ہی ہے امن دینے والا۔ تو نام تو امن دینے والا ہو اور شر پھیلا رہا ہو۔ نام تو امن دینے والا ہو اور گالیاں دے رہا ہو۔ اور گالی کا جواب گالی سے اور اینٹ کا جواب پتھر سے دے رہا ہو وہ مُسلمان نہیں ہوسکتا۔ کم از کم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی طرف منسُوب ہونے والا وہ غُلام نہیں بن سکتا جس کی آپؐ نے یہ تعریف فرمائی ہے۔

اس لئے اس بات کو پیشِ نظر رکھنا پڑے گا کہ اس سکیم کے اندر کسی رنگ میں بھی دلآزاری کا کوئی پہلو کبھی نہ ہو۔ سوائے محبت اور رحمت کے اور کوئی جذبہ اس تبلیغ کے پیچھے نہ ہو۔ اور محبت اور رحمت کا جذبہ یقیناً غالب آیا کرتا ہے۔ اس کو دُنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس جذبہ کے ساتھ قربانیوں کے لئے تیار ہوتے ہوئے بنی نوعِ انسان کی ہمدردی اختیار کرتے ہوئے، یہ فیصلہ کرکے کہ اگر اس راہ میں گالیاں بھی پڑتی ہیں تو ہم گالیاں کھائیں گے اور

مُسکرا کر گالیاں کھائیں گے

اور بتائیں گے کہ ہم حوصلے والے لوگ ہیں۔ ہم حضور اکرمؐ کے غُلام زادے اور غُلام زادیاں ہیں، ہمارے دِل چھوٹے نہیں ہیں۔ تم گالیاں دیتے چلے جاؤ اور ہم تمہیں دُعائیں دیتی چلی جائیں گی۔ اس حوصلے کے ساتھ، اس عزم کے ساتھ آپ نے تبلیغ کا منصُوبہ بنانا ہے۔

اس میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو کئی قسم کے کام کرنے ہیں۔ وہ مختصراً مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ مَیں نے ابھی اطفال الاحمدیہ کے اجلاس میں بھی جانا ہے۔ بعد میں ہماری والدہ سیّدہ اُمّ متین (سلمہا اللہ) یا جو بھی نیا صدر منتخب ہو وہ وقتاً فوقتاً مجھ سے ہدایت لے سکتی ہیں۔ لیکن منصُوبے کے جو خدوخال ہیں وہ مَیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اس کا کچھ حصّہ مجلس کی مجالس میں مَیں کھول آیا ہوں۔ پہلے ہی ایک تو مرکزی منصُوبہ بنا کے،

اعداد و شمار اکٹھے کرکے

یہ معلوم کرنا ہے کہ مختلف لجنات اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتنی بڑی کمندیں ڈالنے کا منصُوبہ بنا رہی ہیں، کتنی بلند کمندیں ڈالنا چاہتی ہیں۔ اور ان کے پاس کیا کیا ذرائع ہیں اور ان کے لئے کون سا معقول مناسب لائحہ عمل تجویز کرکے منظور کرلیا گیا ہے۔ ان کی آخری منظوری وہ مجھے دکھا کر لے لیا کریں۔ ایک تو جو فیچرز (FEATURES) ایک دفعہ منظور ہوجائیں کہ یہ طریق کار ٹھیک ہے اس کی دوبارہ منظوری لینے کی ضرورت نہیں۔ تمام دُنیا کی لجنات سے اس طرح منصُوبہ بندی کروائی جائے اور باقی ملکوں میں ملک وار کروائی جائے۔ لیکن وہ پہلے اپنی مجالس سے کروائیں۔ مثلاً انگلستان ہے، تو وہاں لجنہ کی جتنی بھی مجالس ہیں وہ انفرادی طور پر انفرادی طور سے مراد ہے لجنہ کا ہر شعبہ، ہر شاخ، اپنا منصُوبہ بنا کر اپنے ملک کو بھیجیں اور اس ملک کی مرکزی مجلسِ عاملہ اپنے ملک کے حالات کے مطابق غور کرے اور امیر سے منظوری لیکر اس کی سفارشات کے ساتھ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھیجیں۔ اور اعداد و شمار کی جو آخری شکل بنے گی وہ بھی پیش کی جائے کہ اتنی لجنات ہیں۔ وہ اس طرح منصُوبہ بنا کر حصّہ لیں گی۔ اور آئندہ سال کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ، اتنی احمدی بنانے کی سکیم ہے خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔

دُوسرے ہے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ذمہ داری کہ اس منصُوبے کو کامیاب کرنے کے لئے ان کی مدد کریں۔ اس میں دو قسم کے پروگرام خصوصیت کے ساتھ پیشِ نظر رہنے چاہئیں۔

- ایک ہے لٹریچر کے ذریعے ان کی ضروریات مہیا کرنا۔
- دُوسرا ہے صوتی ذرائع سے ان کی ضروریات مہیا کرنا۔

صَوتی ذریعے

اللہ تعالیٰ نے آجکل دین کی خدمت کے لئے اس لئے مہیا فرمائے ہیں کہ ان میں بہت سے فوائد ہیں، جو تحریری ذرائع میں نہیں ہیں۔ مثلاً اشاعت کے سلسلے میں ایک تو تاخیر بہت ہوجاتی ہے، اخراجات بہت در پیش آتے ہیں۔ اور پھر بعض ملکوں کے حالات ایسے ہیں جہاں وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے امن کے مفاد کے خلاف ہے کہ بغیر سنسر کے دینی مواد چھپنے دیا جائے۔ یہ دقتیں بھی ہیں۔ اس لئے ہمیں اس سے بحث نہیں کہ ان کا مفاد کس طرح SERVE ہو رہا ہے۔ اور اُن کے مفاد کی حفاظت کیسے ہوسکتی ہے۔ اور اس غرض سے وہ جو فیصلہ کرتے ہیں وہ فیصلہ صحیح بھی ہے کہ نہیں۔ اس سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ ہمیں تعاون کرنا ہے جہاں تک ممکن ہے۔ اور ہم تعاون کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اس نے، جو عارضی مشکلات ہیں، ان کے باوجود یہ کام کروانے ہی کروانے ہیں۔ دُنیا کی کوئی طاقت اشاعتِ اسلام کی راہ میں کھڑی نہیں ہوسکتی۔ مگر بہرحال وقتی مصالح ہر قوم کے الگ الگ ہوتے ہیں۔ وہ اُن مصالح کی پیروی کرتے چلے جائیں، ہم اپنے مصالح کی پیروی کرتے رہیں گے۔ ان مشکلات کے مقابل پر یہ راہ جو ہے صوتی ذرائع کا استعمال یعنی آواز کے ذرائع کا استعمال، یہ ایک بہت ہی کار آمد ذریعہ ہے۔ اس میں وڈیو ٹیپ ریکارڈنگ شامل ہے۔ اس میں کیسٹ ریکارڈنگ شامل ہے۔

چنانچہ کئی طریق پر اس کا استعمال کرکے لجنہ نے

پہلے اردو میں ماڈل

بنانے ہیں۔ پھر ان کے تراجم کرنے ہیں: عربی میں، انگریزی میں، انڈونیشین میں، افریقن زبانوں میں، اسی طرح جاپانی میں، چینی میں، اٹیلین میں اور یورپ کی دوسری زبانوں میں۔ بیس پچیس بڑی بڑی زبانیں جو دُنیا میں بولی جاتی ہیں اُن میں پہلے ہر کیسٹ کے ماڈل تیار ہوں گے۔ ترجمہ کروانے کا کام ہم کروائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لجنہ جب وہ ٹیپ تیار کرکے ہمیں دے گی تو ہم اس کا ترجمہ کروا کے ان کو ٹیپ واپس کردیں گے۔ پھر وہ REPRODUCE کرکے ہر مُلک کو نمونے کی ٹیپیں بھجوائیں گی۔ اُن سے کہیں گے اس میں سوال و جواب ہیں، اُن مسائل سے متعلق جو عموماً پاکستان میں پیش آتے ہیں۔ یہ جو ٹیپ ہے اس میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تلاوت صحت کے ساتھ کی گئی ہے یعنی خصوصیت کے ساتھ ایسی آیات کی جو غیر معمولی طور پر دل پر اثر کرنے والی ہوں، جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتی ہوں، جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے تعارف پر مشتمل ہوں، جن میں صحابہ کا ذکر ہو۔ جن میں بنیادی مسائل ہوں۔ جن میں اختلافی مسائل ہوں۔ جن میں دُنیا کے عام مذاہب کو چیلنج کیا گیا ہو۔ ایسی آیات کا انتخاب کرکے نہایت ہی پاکیزہ آواز میں اور اچھے تلفظ کے ساتھ ان کو ریکارڈ کیا جائے۔ اس کے بعد ان ساری زبانوں میں ترجمے کئے جائیں۔ اور اس طرح یہ ٹیپ تمام دُنیا کی لجنات کو مہیا کی جائے۔

مَیں نے دیکھا ہے باہر (ماشاء اللہ) بعض بہت اچھی تلاوت کرنے والی احمدی خواتین ہیں، تو بہتر ہے کہ یہ فیصلہ کریں کہ کس کی آواز میں ریکارڈنگ کروائی جائے،

ایک مقابلہ

ہو سکتا ہے ۔ تمام دُنیا کی لجنات کو لکھا جا سکتا ہے کہ آپ میں جو بہترین آواز والی، اچھے تلفظ والی خواتین ہیں اُن کی آواز کی ریکارڈنگ کا نمونہ بھجوائیں ۔ پھر مختلف آوازوں میں ریکارڈنگ کا یہ پروگرام چل سکتا ہے ۔ آٹھ دس خواتین کی آوازوں ہی میں جو آپ ساری دُنیا میں سے چنیں قرآن کریم کے مختلف حصے ٹیپ کروائے جا سکتے ہیں ۔ کسی کو کوئی آواز پسند ہوتی ہے، کسی کو کوئی پسند ہوتی ہے ۔ کسی کے دل پر کسی خاص آواز کا اثر ہوتا ہے ۔ کسی کے دل پر کسی اور خاص آواز کا ۔ اس لئے ضروری نہیں کہ آپ کو جو ایک آواز پسند آئے وہی ساری دُنیا کو بھی پسند آجائے گی ۔ مختلف طرز میں پڑھنے والیاں ہیں ۔ مختلف آواز کی گہرائی میں پڑھنے والیاں ہیں ۔ کوئی باریک آواز سے پڑھتی ہے ۔ کوئی نسبتاً موٹی آواز سے ۔ کوئی ٹھہر ٹھہر کر، کوئی نسبتاً تیز، کوئی اُونچی آواز سے اور کوئی مدھم آواز سے پڑھتی ہے ۔ خدا تعالیٰ نے آواز کی مختلف قسمیں بنائی ہیں ۔ ان مختلف نمونے کی لجنات سے تلاوت کرائیں ۔ ان کے ترجمے کریں اور پھر ساری زبانوں میں ان کے ترجمے ہوں ۔ اور اس کا طریق یہ ہوگا کہ آپ نے صرف اس وجہ سے تلاوت نہیں کروانی کہ ان کو صوتی لحاظ سے لذت حاصل ہو ۔ بلکہ صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا بھی آجائے ۔ اس لئے لازماً ایسی تلاوت میں ذرا مختلف طریق کار اختیار کرنا پڑے گا ۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے ۔ اسے پہلے اس آواز میں پڑھا جائے ۔ (حضورؒ نے ٹھہر ٹھہر کر اور علیحدہ علیحدہ پڑھ کر بتایا) پھر اس کا ترجمہ بتایا جائے کہ اس کا یہ ترجمہ ہے ۔ اس کو جب اکٹھا پڑھتے ہیں تو اس طرح پڑھتے ہیں (چنانچہ حضورؒ نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ روانی سے پڑھ کر بتایا) پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ اور اس کا ترجمہ ٹھہر ٹھہر کر، الفاظ کو الگ الگ کر کے بتایا جائے اور پھر اکٹھا کر کے ۔ اس کے بعد تلاوت کا نمونہ آئے ۔ اور ایک بہت ہی پیاری آواز میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تلاوت کی جائے ۔ اسی طرح باقی چھوٹی سورتیں یا آیات منتخب کر کے ان کے ساتھ بھی بالکل اسی پروگرام کے مطابق سلوک کیا جائے ۔ بعد میں پھر یکجائی صورت میں تمام آیات کی اکٹھی تلاوت ہو ۔

جو تبلیغ کا حصہ ہے اس سے قرآن کریم کو خواہ وہ کسی مضمون سے تعلق رکھتا ہو، الگ نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ

قرآن کریم میں ایک اتنا گہرا ذاتی اثر

ہے کہ خواہ یہ اختلافی مسائل پر بحث کر رہا ہو، یا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے اُوپر بات کر رہا ہو، غیروں کے اُوپر بہت ہی گہرا اثر کرتا ہے ۔ ناروے میں ہم شمال کی طرف گئے تو واپسی پہ دو راتیں ہم باہر ٹھہرے ۔ سیر کا پروگرام تھا ۔ جس ہوٹل میں ٹھہرے وہاں امریکنوں کا ایک بہت بڑا قافلہ بھی آیا ہوا تھا ۔ صبح اُٹھ کر ہم نے باہر صحن میں نماز پڑھی ۔ رات مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی باہر صحن میں پڑھیں ۔ اس کے ساتھ ہوٹل کے کمرے تھے جن میں وہ مہمان ٹھہرے تھے ۔ صبح ایک امریکن نے ہمارے ایک احمدی دوست سے ذکر کیا کہ جب تم لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو جو آواز تھی، جو کلام تم پڑھ رہے تھے، ہمیں سمجھ تو نہیں آرہا تھا مگر اتنا گہرا اثر تھا طبیعت پر کہ ہم لوگ باہر بالکونی میں نکل کر وہ سُننے لگ گئے تھے

تو کلام الٰہی میں ایک بہت پاکیزہ اور گہرا اثر ہے ۔ اور

تبلیغ کے لئے انتہائی موزوں

اور سب سے مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ کلام الٰہی غیروں کو سُنایا جائے ۔ اور ساتھ ساتھ اس کے ترجمے بھی پیش کئے جائیں ۔

RECITATION تو ہو ۔ پھر بعد میں اکٹھا ترجمہ بھی پڑھ دیا جائے ۔ تاکہ وہ ان ٹکڑوں کو دُوسروں کے لئے بھی استعمال کر سکیں ۔

اسی مضمون میں اسی نہج پر حدیث کی ٹیپیں تیار کی جائیں ۔ اور خصوصیت کے ساتھ وہ احادیث اختیار کی جائیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بیان ہو ۔ اور مستورات کی تربیت کے ساتھ بھی تعلق رکھتی ہوں ۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے الفاظ سے بہتر اور مؤثر الفاظ کسی انسان کو نصیب نہیں ہوئے تربیت کے معاملے میں ۔ ایک چھوٹا سا ایسا پیارا کلمہ آپؐ بیان فرما دیتے ہیں کہ وہ سیدھا دل کی گہرائیوں میں اُتر جاتا ہے اور کوئی طاقت بھی اس کو روک نہیں سکتی دل میں جذب ہونے سے ۔ اس لئے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کلام میں چھوٹی چھوٹی احادیث کا انتخاب کر کے ان کو بھی ریکارڈ کیا جائے ۔ یہ احادیث کا مضمون ہو جائے گا ۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ہے ۔ جو اس زمانے میں تمام انسانوں کے کلاموں سے زیادہ پُر شوکت کلام ہے اور بہت ہی گہرا اور پُر اثر کلام ہے ۔ دراصل کلام کی عظمت کا راز اس کی صداقت میں پنہاں ہوتا ہے ۔

یہ اُصول یاد رکھیں

کیونکہ یہ اُصول آپ کو تبلیغ میں کام آئے گا ۔ جتنا سچا انسان ہو، جتنا سچائی سے بات کرنے والا ہو اتنا ہی اس کا کردار سچائی میں ڈھلنے لگتا ہے اور اتنا ہی اس کی آواز میں وزن پیدا ہو جاتا ہے ۔ اسی کا دوسرا نام قوتِ قدسیہ ہے ۔ بظاہر وہی الفاظ ہوتے ہیں جو عام بنی نوع انسان استعمال کرتے ہیں لیکن انہی الفاظ میں ڈھلا ہوا کلام بظاہر ایک عام انسان کر رہا ہے ۔ لیکن اس کے اندر ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے ۔ اس میں غیر معمولی جذب اور اثر پیدا ہو جاتا ہے ۔

تو اس سے آپ یہ نکتہ بھی سمجھ لیں کہ اگر آپ نے کامیاب مبلغات بننا ہے تو آپ کو سچائی اختیار کرنی پڑے گی ۔ ایسی گندی عادتیں ہمارے معاشرے میں پڑ چکی ہیں کہ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ہمارا ہر گھر سچائی پر قائم ہے ۔ مذاق میں جھوٹ بولنے کی عادت ہے ۔ بچے جھوٹ بول رہے ہیں عورتیں اس کو برداشت کرتی ہیں ۔ وہ سمجھتی ہیں کوئی بات نہیں بچہ جھوٹ بول رہا ہے ۔ جھوٹ بول کر دھوکہ دیتا ہے ۔ سارے ہنستے ہیں کہ آج اس نے کمال کر دیا ۔ فخر سے بچہ بولتا ہے میں تو یونہی کہہ رہا تھا، گپ مار رہا تھا اور کیسے بے معنی اور کھوکھلے فخر کے ساتھ ماؤں کی نگاہیں اس پہ پڑتی ہیں ۔ اور وہ ایسی گندی عادات میں پختہ ہوتا چلا جاتا ہے ۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کی طرف آپ کو توجہ کرنی پڑے گی ۔ ورنہ آئندہ مستقبل کے لئے یعنی آئندہ نسلوں کے لئے آپ کامیاب مبلغات بھیجنے کی بجائے نہایت جھوٹی اور بے اثر مبلغات بھیجیں گی ۔ جن کا کوئی بھی اثر نہیں ہوگا ۔ اپنی حفاظت رکھیں اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت کریں ۔ اور یہ بات یقین کر لیں کہ کوئی منطقی چالاکی کوئی دلیل یا نفس مضمون کی عظمت کام نہیں آ سکتی ۔ جب تک بات کہنے والی سچی نہ ہو ۔

اس کی سچائی اور اس کی پاکیزگی اس کے کلام میں ایک غیر مرئی اثر پیدا کر دیتی ہیں ۔ آپ نے کبھی مقناطیس کا لوہا بھی دیکھا ہوگا اور عام لوہا بھی دیکھا ہوگا ۔ دُنیا کا کوئی سائنسدان بھی نظری طور پر اس کو دیکھ کر اس کے رنگ یا اس کی شکل و صورت کے فرق سے یہ بتا نہیں سکتا کہ یہ مقناطیس ہے اور یہ عام لوہا ہے ۔ لیکن نظر نہ آنے کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ مقناطیس میں ایک غیر مرئی یعنی نہ نظر آنے والی طاقت ہے ۔ اور دُنیا کی سب سے بڑی طاقت غیر مرئی طاقت ہوا کرتی ہے ۔ دُنیا کا جتنا بھی کارخانہ چل رہا ہے اس کا

مرکزی فلسفہ یہ ہے

کہ یہ کارخانہ ظاہر نظر آنے والی طاقتوں سے کئی گنا زیادہ حیرت انگیز طور پر زیادہ ان غیر مرئی طاقتوں کا مرہونِ منت ہے جن کے متعلق انسان کو پتہ ہی نہیں کہ کس قسم کی طاقتیں کس طرح کام کر رہی ہیں آج تک انسان ان کی کنہ ہی نہیں سمجھ سکا ۔ اس لئے جب میں کہتا ہوں کہ الفاظ کو غیر مرئی طاقت عطا ہوتی ہے تو غیر سائنسی بات نہیں ہے ۔ قانونِ قدرت اسی طرح پر ہے ۔ اللہ تعالیٰ جس نے یہ کائنات بنائی ہے اس نے اسی طرح کا نقشہ بنا رکھا ہے کہ کائنات میں سب سے عظیم طاقتیں وہ ہیں جو غیر مرئی ہیں ۔

اور عظیم تر طاقتوں کا منبع سب سے بڑی ذات حضرت احدیت اللہ جلّشانہٗ بھی ایک غیر مرئی طاقت ہے ۔ وہی طاقت ہے جس کی برکت سے الفاظ میں عظمت پیدا ہوتی ہے اور الفاظ میں قوت ڈھلتی ہے ۔ دُنیا کو نظر نہیں آتی لیکن وہ محسوس کرتی ہے اس کے اثر سے بچ نہیں سکتی ۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کو بھی اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح اسی کی برکت سے ایک غیر معمولی عظمت اور طاقت عطا کی گئی ہے ۔ اس کلام کو بھی نہایت ہی پاکیزہ آواز میں پڑھیں ۔ اس کی ریکارڈنگ کریں ۔ اور اس کے تراجم دُنیا کے سامنے پیش کریں ۔ اس میں سے انتخاب کریں ۔ اور جہاں تک ممکن ہو ہم یہ کوشش کریں گے کہ غیر زبانوں میں بھی اس کا نظم میں ترجمہ ہو جائے ۔ غیر زبانوں میں جب ترجمہ ہو تو وہ بھی نظم کی صورت میں ہو ۔ تاکہ بچے بھی اپنے اپنے ملکوں میں وہ گیت گاتے پھریں ۔ یوروبا کا ایک حبشی بچہ ہے، حبشی بچی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ترنم کے ساتھ اُردو میں یاد کرے ۔ اور پھر عربی زبان میں بھی ترنم سے گائے ۔ گلی گلی میں آپ کی زبان سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعریف ہو رہی ہو ۔ اتنا گہرا اثر کرنے والا وہ کلام ہے کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ سوائے عاشقِ صادق کے کوئی یہ تعریف کر ہی نہیں سکتا ۔ اس کی ٹیپیں بھی تیار کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تراجم میں ہم آپ کی مدد کریں گے ۔

انشاء اللہ اپنے طور پر

کام کریں گے ۔ خدام الاحمدیہ اپنے طور پر یہ کام کریں گے ۔ بیک وقت تینوں تنظیمیں ایک دوسرے کے

کام کا انتظار کئے بغیر یہ کام شروع کردیں۔

ان شیپوں کی تیاری کے بعد جیسا کہ میں نے بیان کیا ان کے انتشار کا کام ہوگا۔ پھر لجنہ کی مرکزی عہدیداروں کا ایک مستقل گروپ بنانا پڑے گا جو مختلف ممالک کے متعلق اس بات کی ذمہ دار ہوں گی کہ ان سکیموں کی تنفیذ صحیح طور پر ہو رہی ہے۔ پس اس کام کے لئے لجنہ کا ایک الگ مرکزی گروپ ہونا ضروری ہے جس کے لئے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی کارکنات لی جاسکتی ہیں جن سے اصلاح و ارشاد کی ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی جائے وہ سب مل کر اس بات کی ذمہ دار ہوں اور تعمیل و تنفیذ کے کام کی نگرانی کرے اور تمام دنیا کی لجنات سے واسطہ رکھے اور ان کو یاددہانی کروائے کہ آپ نے یہ کام نہیں کروایا اتنی دیر ہو چکی ہے۔ آپ کی یہ سکیم تھی اس کے متعلق رپورٹ نہیں آئی۔ ایک مرکزی صدر رپورٹیں پڑھتا تو ہے لیکن اس کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ اتنی تفصیل کے ساتھ نگرانی کر سکے۔ پس یہ گروہ ہوگا جو نگرانی بھی کرے گا اور یاد دہانیاں بھی کروائے گا اور ضرورتیں معلوم کرے گا کہ آپ کو تبلیغ کے سلسلہ میں جو مشکلات ہیں جو ضرورتیں ہیں وہ پیش کریں۔

لیکن جہاں تک

سوال و جواب کی کیسٹ

کا تعلق ہے مرکزی کیسٹ تیار ہوں گی جو ساری دنیا کو بھجوائی جائیں گی لیکن ان کے علاوہ ہر ملک اپنے حالات کے مطابق اپنی زبانوں میں بھی کیسٹ تیار کرے۔ مثلاً نائیجیریا کی ضروریات کے لئے یوروبا زبان میں کیسٹ تیار ہو۔ اگر کوئی چینی ماہر موجود نہ ہو تو ہم کیسٹ کا ترجمہ چینی زبان میں کروالیں گے۔ انگلستان میں انگریزی زبان میں کیسٹ تیار ہونی چاہیئے۔ جرمنی میں جرمن زبان میں کیسٹ ہونی چاہیئے۔ سوئٹزرلینڈ میں جرمن زبان میں ہونی چاہیئے بلجیم اور فرانس میں فرانسیسی زبان میں تیار ہونی چاہئیں وہ جو کیسٹ اپنے ملکوں میں تیار کریں ان کی کم از کم ایک نقل لازماً لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھیجیں اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ وہ تمام اپنی لجنات کو بھجوائے کہ اگر تمہارے پاس یوگوسلاوین زبان بولنے والی عورت آتی ہے تو تمہارے پاس پوری ذمہ داری کے ساتھ ایک ایسی چیز ہونی چاہیئے کہ تم اس کو کہو کہ ہم تمہاری زبان تو نہیں سمجھتیں۔ لیکن یہ ایک سوال و جواب کی مجلس ہے اس کو سنو۔ اس کیسٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہو کہ آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں تو کس مشن کو لکھیں مثلاً اگر یوگوسلاویہ میں ہمارا مشن نہ ہو تو ہم مرکز کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ یہاں ہمارے پاس البانین زبان کے جو یوگوسلاویہ میں بکثرت بولی جاتی ہے ایک اچھے ماہر موجود ہیں وہ ان کیسٹ کا ترجمہ بھی کر سکتے ہیں اور ان سے بعدازاں مزید گفت و شنید کے لئے زیر تبلیغ لوگوں کا رابطہ بھی کروایا جا سکتا ہے۔ پھر انہیں کیسٹس کے اندر مشنوں کے پتے بھی بتائے جا سکتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ یہ کیسٹ تمام دنیا کی لجنات کے پاس موجود ہوں۔ اور جب ضرورت پڑے ان کو فوراً DUPLICATE کرلیں۔

اب آپ سوچیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا فضل فرمایا ہے۔ ہمارے لئے کیسا اچھا راستہ کھولا ہے اگر اس سکیم میں آپ

ایک ہزار کیسٹ

تیار کرلیں تو زیادہ سے زیادہ صرف تیس ہزار روپے میں تیار ہو جائیں گی اور اگر ہول سیل تیار کروائیں تو پچیس ہزار روپے میں تیار ہو جائیں گی۔ اگر پچیس ہزار روپے میں پچیس زبانیں ہمارے قبضہ قدرت میں آجائیں اور ان زبانوں میں ہم تربیت بھی کر سکیں۔ تبلیغ بھی کر سکیں۔ اسلام کی بہترین تعلیم سے تعارف بھی کرا سکیں تو کتنا پیارا اور کتنا سستا سودا ہے اور پھر کسی سنسر کی ضرورت نہیں کسی پابندی کی ضرورت نہیں۔ اکٹھے سٹاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ کتابیں تو آپ اس طرح شائع نہیں کر سکتے کہ آج کی اور ایک نکل کر لی اور جب کسی نے مانگی تو ایک اور شائع کرلی وہ تو ہو سکتا ہے لاکھ لاکھ روپے کی ایک کتاب پڑ جائے مگر کیسٹ میں بڑا آرام ہے۔ لجنات اپنے پاس نمونے کی ایک کیسٹ رکھیں گی جب ضرورت پڑے اس کی دو بنالیں۔ تین بنالیں۔ چار بنالیں جب ضرورت پھیلے گی اس سے زیادہ بنا کر رکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

اس کے لئے مرکزی لجنہ کو جو سامان چاہیئے وہ سامان مہیا کرے

جس قیمت پہ بھی ملتا ہے منگوائیں

باہر لجنات کے پاس پیسے پڑے ہوں گے۔ انگلستان کو لکھیں، جرمنی کو لکھیں، جاپان سے معلومات حاصل کریں۔ جہاں سے بھی سستا ملتا ہو منگوائیں۔ سب سے زیادہ سستا غالباً انگلستان سے مل سکے گا۔ ایکسپورٹ پرائس (EXPORT PRICE) پہ تو قیمت اور بھی کم ہو جائے گی اس کی باقاعدہ ڈیوٹی دیں۔ ہرگز کسی قسم کی سمگلنگ نہیں کرنی اگر پچاس ہزار بھی ڈیوٹی دینی پڑے تو پچاس ہزار دیں۔ اگر لجنہ کے پاس پیسہ نہیں ہے تو مجھ سے لے لے۔ لیکن بہر حال یہ کام ہوگا۔ پیسے کی کوئی روک اس کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ کب تک ہو جاتا ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ اس وقت آپ کے پاس کتنے ذرائع ہیں مرکزی مجلس میں کل کتنی خواتین ہیں ان باتوں میں شامل ہونے کے لئے اس لئے آپ اندازہ کر کے مجھے خود بتائیں کہ کتنے مہینے کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس سکیم کو عملی جامہ پہنا دیں گی۔

لیکن

میری ایک نصیحت

آپ کو بھی ہے اور لجنہ کی ہر شاخ کو بھی کہ یہ طریق کار بدل لیں کہ سوائے چند کارکنات کے جو مخلص مانی جاتی ہیں اور کسی کے اوپر ذمہ داری ڈالی ہی نہیں جاتی۔ یہ بہت بڑے نقصان کا سودا ہے ٹیم بڑھانی چاہیئے۔ جتنی زیادہ ٹیمیں بڑھائی جائیں اتنا ہی زیادہ سلسلے کا کام آسان ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ بابرکت ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ سلسلے کا کام آسان ہوگا۔ اتنا ہی زیادہ بابرکت ہوگا۔ عورتوں میں چونکہ مردوں کی نسبت حسد کا مادہ بھی زیادہ ہے۔ رشک کا مادہ بھی زیادہ ہے اس لئے بعض دفعہ یہ نقصان بھی پہنچ جاتا ہے کہ بعض لجنات کی ممبرات یہ کہنے لگ جاتی ہیں کہ سب کچھ ان کے سپرد ہے ہمیں اس سے کیا جو کام ہوتا ہے وہی کرلیتی ہیں سب کچھ انہی کا ہے اور پھر خواہ مخواہ لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں بعض ملکوں میں میں نے دیکھا ہے اور مجھے انتہائی دکھ پہنچا کہ لجنہ آپس میں اس طرح لڑ رہی ہیں کہ جس طرح دو دشمنوں کے کیمپ لگے ہوتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر تم آپس میں لڑو گی تو دین کی خدمت کون کرے گا اور دین کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے کہاں جان باقی رہ جائے گی اس لئے ہرگز لڑائی نہیں کرنی اور اس قسم کے مواقع نہ دیں جن کے نتیجہ میں بعض ممبرات یہ سمجھیں کہ ہم سے اور سلوک ہو رہا ہے اور دوسروں سے اور سلوک ہو رہا ہے۔ خدمت کی راہیں سب کے لئے کھلی ہیں کوئی اس سے محروم نہیں کیا جائے گا اور لجنہ کا مفاد اسی میں ہے کہ

زیادہ سے زیادہ نئی کارکنات

کو شامل کرکے ان پر ذمہ داریاں ڈالی جائیں اور ان کی تربیت کی جائے اس سے بہتر تربیت کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہوتا کہ دین کی خدمت کا تھوڑا تھوڑا موقعہ دینا شروع کرو۔ اگر کوئی بے پردہ ہے اگر کوئی اسلامی تہذیب کی باغی ہو چکی ہے اور وہ کھلے بندوں اس طرح پھرتی ہے کہ اس کو کوئی شرم اور حیا نہیں کہ میں کس کی نمائندہ ہوں، میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر کیا داغ لگا رہی ہوں، تو اس کو کام نہیں دینا۔ وہ ہرگز میرے ذہن میں نہیں ہے۔ لیکن عام سادہ ہماری پیاری بیٹیاں ہیں بچیاں بہنیں

بہت مخلص خواتین

ہیں جماعت احمدیہ کی۔ ان کو ذرا سا اشارہ کرو وہ جان نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہیں ان پر بدظنیاں نہ کریں۔ ان کے حوصلے بڑھائیں۔ ان کو پروگرام میں شامل کرلیں اور رفتہ رفتہ ٹیمیں بڑھائیں۔

چنانچہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہر شعبہ کے ساتھ ربوہ کی بیس بیس، پچیس پچیس لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں آپ ایسے نام مانگ سکتی ہیں جن میں خدمت کا جذبہ ہو ان میں سے چنیں ہر شخص کو اس کی ذہنی اور قلبی کیفیت اور قابلیت کے مطابق کام دیں تو جو کام مشکل نظر آرہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ آسان تر ہوتا چلا جائے گا ایک دفعہ نظام جاری کرنے میں کچھ مشکلات ہوتی ہیں۔ جب جاری ہو جاتا ہے تو پھر آسانی کے ساتھ اپنی راہوں پر چل پڑتا ہے پھر منتظمین کا کام ہلکا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

یہ مختصر خاکہ میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ حقیقت میں لجنہ اماء اللہ ثابت ہوں گی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں"

خواتین سے خطاب : بقیہ صفحہ اوّل

جس سے کوئی ایسا اظہار نہ ہو کہ لوگوں کو انگیخت ہو۔ یہ استثناء نہیں۔ یہ قانونِ اسلامی کے اندر داخل ہے۔ یورپ کی سوسائیٹی میں اگر عورت اس قسم کا پردہ کرے تو غلط نہیں۔

حضور نے فرمایا چہرے کا پردہ اسلامی پردے کی بنیادوں میں داخل ہے۔ مگر کس سوسائیٹی کے لئے؟ ہمارے ملک کی سوسائیٹی کا جو حصہ متموّل کہلاتا ہے جسے عام اصطلاح میں اپڈوانسڈ سوسائیٹی کہا جاتا ہے جن کو آرام و آسائش کے بہت سے سامان میسر ہیں۔ یہ وہ سوسائیٹی ہے جس کے متعلق حکم ہے کہ چہرہ کو ڈھانپیں اور سنگھار کر کے باہر نہ نکلیں اور پورے چہرہ کا پردہ کریں۔ حضور نے فرمایا برقع بھی پردہ ہے۔ لیکن خلفاء کا یہ فرض ہے کہ حالات کے مطابق انتظامی فیصلے کرے اگر برقعے کی جگہ چادر کو اختیار کرنے سے اسلامی پردہ کو نقصان نہیں پہنچتا تو پھر ٹھیک ہے۔ لیکن اگر چادر اختیار کرنے سے یہ خطرہ ہو کہ پردہ ہی اُٹھ جائے گا تو پھر یہ کسی صورت میں درست نہیں اور اگر ایسی صورتِ حال میں خلیفۂ وقت قدم نہیں اُٹھائے گا تو وہ خدا تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہوگا۔ حضور نے فرمایا ہم نے خاندان حضرت اقدس مسیح موعود میں حضرت اماں جانؓ اور آپ کی اولاد حضرت مصلح موعود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب وغیرہ کی اولادوں کو دیکھا ہے جو برقعہ پہنتی تھیں مگر اس کے باوجود ان کو دنیا کے کاموں سے کسی نے نہیں روکا۔ انہوں نے تعلیم بھی حاصل کی۔ تفریح کی لیکن اس دور میں عورتیں چادر کا پردہ کریں کہ اپنوں کے سامنے پردہ ہو اور دوسروں کے سامنے چادر کندھوں پر آ جائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اسلامی پردہ ہے۔ حضور نے سخت لہجہ میں فرمایا تقویٰ سے کام لینا چاہیئے میں اس مقام پر فائز ہوں کہ آپ کی نگرانی کروں میں خوب کھول کر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ لاکھ بہانے تم تراشو میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ چادر کا جو پردہ آج کیا جاتا ہے وہ اسلام کا پردہ ہے۔ اسلامی قدریں توڑی جا رہی ہیں لیکن یہ پرواہ نہیں کی جا رہی کہ آئندہ نسلوں کا کیا حال ہوگا۔ آپ کی آنے والی نسل نا تجربہ کاروں میں مبتلاء ہو جائے گی بے حیائی ایسی ہوگی کہ آپ آج اس کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔

حضور نے فرمایا ایک اور پردہ اہلِ بیت کا پردہ ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں یہ حکم دیا ہے کہ تمہارے لئے یہ بہتر ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے گھروں کے اندر ہی ٹھہری رہو اور جب نکلو تو پوری طرح اپنے کو ڈھانپ کر۔

حضور نے فرمایا یہ تینوں قسم کے پردے اسلامی پردے ہیں اور مختلف حالات میں نافذ ہوئے ہیں لیکن جماعت کی خواتین کو یہ اجازت نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جس کو چاہیں اختیار کریں اور اسلامی پردے کو توڑتی پھریں۔

حضور نے پردے کے ضمن میں اس سال عائد کی جانے والی ایک پابندی کا ذکر کیا کہ امسال سٹیج کے ٹکٹ صرف ان عورتوں کو دیئے گئے جو اسلامی پردہ کرتی تھیں حضور نے فرمایا سٹیج پر بیٹھنا صرف اعلیٰ ماڈرن سوسائیٹی کا حق نہیں۔ اس کا معیار تقویٰ ہے یہ قربانی کرنے والوں کا حق ہے۔ حضور نے فرمایا اس سلسلے میں جہاں جہاں چادر کا پردہ سختی سے رائج ہے ان کو اجازت ہے لیکن یہ فیصلہ جماعت کا نظام کرے گا تاہم پردہ کرنے کے لئے برقعہ چادر کی نسبت آسان ہے۔

پردے کے بارے میں جو سختی کا طرزِ عمل اختیار کیا گیا ہے حضور نے اس ضمن میں تعریف کے طور پر فرمایا۔ ہماری باجی جان ہیں۔ یہ شروع سے پردے میں سختی کی طرف مائل رہی ہیں کیونکہ انہوں نے ساری عمر حضرت مسیح موعود کو دیکھا اور ان کے ارشادات پر عمل کرتی رہیں ان کی باتیں سن کر اور طرزِ عمل دیکھ کر بعض لوگ ان کو اگلے وقتوں کے لوگ کہا کرتے ہیں۔ بعض انہیں پاگل کہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں تو ان اگلے وقتوں کو جانتا ہوں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہے۔ انہوں نے جب سٹیج کے ٹکٹوں کے بارے میں سختی کی تو ان کو بعض خواتین نے بڑی باتیں سنائیں جس سے یہ غمگین ہوئیں تو میں نے کہا آپ کیوں غمگین ہوتی ہیں آپ اپنے غم میرے اوپر ڈال دیں میں یہ سب غم برداشت کروں گا۔ آپ بے خوف ہو کر ان احکامات کی تعمیل کریں ان کا ذمہ دار میں ہوں۔ میں اس کا غلام ہوں جس نے اس کا آغاز کیا اور اس پردے کو نافذ کیا۔ لیکن میں کیا اور میری مثال کیا۔ میں غلاموں کا غلام گنہگار اور کمزور ہوں میں نہیں جانتا کہ اس منصب پر میں کیوں فائز کیا گیا ہوں۔ میں جیسا بھی ہوں کمزور ہوں یا جو کچھ ہوں میں بہرحال اس منصب کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں مرنے کے بعد خدا تعالےٰ کے حضور جواب طلبی سے خوف کھاتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس ضمن میں ایک اہم بات یہ بیان کی کہ مختلف احکامات کے نفاذ کے پیچھے مختلف نیتیں منسوب کر دی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے وقت مال غنیمت مہاجروں میں تقسیم کر دیا اور انصار خالی ہاتھ رہ گئے تو اپنی نیت کی وضاحت اس طرح کی کہ میں وطن میں نہیں ٹھہروں گا میں انصار بھائیوں میں واپس چلا جاؤں گا۔

حضور نے اس مثال کے بیان کے بعد فرمایا کہ ایک بچی کے والد نے خط لکھا جس میں یہ الزام لگایا گیا کہ میں اس ضمن میں ناانصافی کر رہا ہوں۔ پہلے خیال آیا کہ میں جواب دوں پھر سوچا کہ جب خلیفۂ وقت کے خلاف کوئی ہوتا ہے تو معاملہ آسمان والے کے پاس جا پہنچتا ہے اس لئے میں اسے یہی کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے پاس اس کا فیصلہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا میں یہ سختیاں کیوں کر رہا ہوں اس لئے کہ مجھے یہ نظر آ رہا ہے کہ ہماری نسلیں انتہائی خطرناک دور میں داخل ہو گئی ہیں۔ ایسے خطرناک دور میں کہ اگر ان کی اصلاح نہ کی گئی تو ان کی آنے والی نسلیں اسلام سے اتنی دور جا پڑیں گی کہ موجودہ نسلیں حسرت سے ان کو دیکھیں گی اور کوشش کے باوجود ان کو واپس نہ لا سکیں گی۔ حضور نے فرمایا یہ ساری کوششیں اسلامی معاشرہ کو پاک کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اور قرآن کریم کی یہ آیات مجھے مجبور کر رہی ہیں۔ ایسے حالات میرے سامنے ہیں خصوصاً باہر کی دنیا کے پاکستانی کی عورتوں نے بھی ان سے متاثر ہو کر بے پردگی شروع کر دی ہے۔ پھر ناسور کی طرح دُکھ دینے والا یہ واقعہ بھی ہوا کہ ایک احمدی بچی عیسائیت میں داخل ہو گئی۔ اس واقعہ سے میرا دل بے چین اور بے قرار ہے۔

حضور نے فرمایا بعض اوقات جائز باتیں بھی خدا کی خاطر چھوڑنی پڑتی ہیں عزیزو! اب ایسی آنے والی ہیں کہ آپ کو اس سے بھی بہت زیادہ کے لئے تیار ہونا چاہیئے بعض احکام کا تعلق تو مذہب سے بھی نہیں ہوتا پھر بھی امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدی عورتوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اسی ضمن میں حضور نے قیامِ پاکستان سے قبل مسلم لیگ کی حمایت کے ضمن میں حضرت مصلح موعود کے حکم کا حوالہ دیا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ ہر قیمت پر مسلم لیگ کی حمایت کرنی ہے۔ چنانچہ ووٹنگ کے روز ایک عورت نے اصرار کیا کہ وہ ووٹ دینے جائے گی اس کی یہ حالت تھی کہ چند دن پہلے اس کے بچہ ہوا تھا اس لئے گھر والوں نے کہا کہ وہ نہ جائے مگر اس نے سخت اصرار کیا گھر والوں نے اسے گھر کے اندر تالا لگا کر بند کر دیا۔ گھر والے چلے گئے تو اس عورت نے شور مچا کر ہمسایوں کے ذریعہ تالا تڑوا ڈالا اور ووٹ ڈالنے گئی۔ ووٹ ڈال کر جب سب لوگ واپس ہو رہے تھے تو انہوں نے ایک جھاڑی کے پاس خون بہتا ہوا دیکھا۔ قریب دیکھا کہ عورت بے ہوش پڑی ہے جو محض امامِ وقت کی اطاعت کی خاطر اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اپنی صحت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ووٹ ڈالنے گئی تھی اور وہاں پر اس کی حالت سخت خراب ہو گئی کہ اس کو چارپائی پر ڈال کر گھر لائے۔

حضور نے ایک قربانی کا ایک نہایت دلگداز واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے ملک کی حفاظت کے لئے احمدیوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک کی ایک بیوہ عورت کا اکیلا بیٹا تھا اس نے جب خود کو نہ پیش کیا تو اس کی ماں نے اس کو للکارا کہ تو کیوں نہیں بولتا؟ کیا تیرے کان میں خلیفۂ وقت کی آواز نہیں آئی؟ اس پر اس بیٹے نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود اس واقعہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ آپ نے رو رو کے اپنے مولا کے حضور دعا کی کہ اے مولا اس بیوہ کا ایک ہی بچہ ہے اور یہ بچہ پیدا کرنے کی عمر سے بھی گزر چکی ہے اگر تو نے قربانی لینی ہے تو میں منت کرتا ہوں کہ اس بیوہ کے بچے سے قربانی نہ لینا اور اس کی بجائے میں اپنے بیٹے کی قربانی پیش کرتا ہوں اس کی قربانی لے لے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے دلوں کو ہلا دینے والا یہ واقعہ نہایت پُر اثر انداز میں بیان کرنے کے بعد فرمایا یہ ہے قربانی اگر احمدی بیٹیاں ان سختیوں کی وجہ سے پیٹھ دکھا جائیں تو میری غیرت یہ بتاتی ہے کہ خدا کو ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ ایک جائے گی تو سینکڑوں خدا اور دے دے گا جو زیادہ قربانیاں کرنے والی ہوں گی اور خدا اور اس کے دین کی زیادہ مخلص ہوں گی۔

حضور نے فرمایا اگر خدانخواستہ ایسا کرنا پڑے کہ کسی احمدی عورت کو اس وجہ سے جماعت سے نکالنا پڑے تو میرے دل کے غم تو اپنی جگہ رہیں گے۔ کیا خلیفۂ وقت کو اس سے تکلیف نہیں ہوگی۔ مومنوں کی جماعت تو ایک بدن کی طرح ہوتی ہے۔ جب ایک عضو کو تکلیف دی جائے تو سارا بدن اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزی و گریہ زاری کرتا ہے کہ اے اللہ ایسی صورتِ حال سے بچا۔ ایسا دن نہ دکھا کہ میرے ہاتھ سے کوئی احمدی ضائع ہو لیکن اگر ایسا ہونا ہی ہے تو پھر اس کے لئے اپنے دل کے دُکھوں کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

حضور نے نہایت بلند آواز میں جلال کے ساتھ فرمایا۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء (قسطِ اوّل)

اسلام میں رواداری کی تعلیم

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

آج دُنیا کے ممالک اور ان کے حالات پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سارا عالم ایک غیر معمولی بے چینی اور بحران کا شکار ہے دل سکون سے عاری ہیں اور انسانی دماغ مختلف تفکرات کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ افراد بھی غیر مطمئن ہیں۔ قومیں بھی بے تاب ہیں اور تمام ممالک ہر گھڑی ایک ہولناک خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ ہر ملک کے سیاستدان آنے والے خطرہ کے پیشِ نظر اپنی حفاظت کے خیال سے یا اپنے دشمنوں کی بیخ کنی کی نیت سے تباہ کن اسلحہ کی تیاری میں ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں۔ دوسری طرف مادی ترقیات نے انسان کو دُنیا کے اور اس کے مال و متاع کے حصول کے لئے دیوانہ کر رکھا ہے۔ ہر جگہ استحصال بالجبر اور ناجائز ذرائع سے حصولِ زر کے لئے زبردست کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اخلاقی اقدار کو خیرباد کہہ دیا گیا ہے۔ اور باہمی اخوت و خلوص اور قلبی ہمدردی ایک قصّہ پارینہ ہو کر رہ گئی ہے۔ رُوحانی زندگی بزرگوں کا پُرانا ورثہ قرار پا گئی ہے ان حالات میں افراد کے دل بھی سکون و اطمینان سے خالی ہیں اور قومیں بھی بحیثیتِ مجموعی امن و امان کی نعمت سے محروم نظر آتی ہیں۔

اسلام چونکہ صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ اس کے معنی ہی محبت صلح اور امن کے ہیں اس لئے اس سوال کا حقیقی جواب ہمیں مذہب اسلام سے ہی مل سکتا ہے۔

اسلام نہ صرف ایک فلسفۂ زندگی ہے بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ تعلق باللہ اور رُوحانیت کے ساتھ ساتھ اس میں تہذیب و اخلاق۔ تدبیر منزل اور سیاستِ ملکی کے آداب سبھی ہیں اس میں باہمی پیار و محبت اور اخوتِ انسانی کی تعلیم ہے اور دیگر اقوام و ملل اور اہلِ مذاہب کے ساتھ رواداری کی ہدایت بھی پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان اس عالمگیر فلسفۂ زندگی کو لے کر ایشیا۔ افریقہ اور یورپ کی طرف بڑھے اور ساری دُنیا کو رُوحانی روشنی سے منوّر کرتے رہے۔

اسلام کی عالمگیر اور نہایت پُر اثر تعلیمات میں سے ایک عظیم الشان تعلیم مساوات اور رواداری کی ہے۔ ظہورِ اسلام سے قبل ہر قوم اپنے آپ کو دُوسروں کی نسبت اعلیٰ اور ارفع قرار دیتی تھی۔ عرب اپنے علاوہ دیگر اقوام و ملل کو نہایت حقارت کے طور پر عجمی (جاہل) کہا کرتے تھے غیر عربوں کو وحشی اور درندے خیال کرتے تھے اور رُومی کہتے تھے کہ ہم سب سے اعلیٰ اور سب پر فائق ہیں۔ اس رُجحان کو یکسر ختم کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم نے یہ اعلانِ عام فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِابْنِ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ وَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ فَضْلٌ عَلَى الْعَجَمِيِّ وَلَا لِلْعَجَمِيِّ فَضْلٌ عَلَى الْعَرَبِيِّ إِلَّا بِالتَّقْوٰى

(زاد المعاد صفحہ ۴۶۸)

یعنی اے لوگو تمہارا رب ایک ہے۔ تم ایک ہی باپ کی نسل ہو اس لئے تم میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابلِ قبول نہیں۔ نہ کسی عربی کو غیر عربی پر فضیلت ہے نہ کسی غیر عربی کو عجمی پر نہ سفید سیاہ پر فوقیت رکھتا ہے اور نہ سیاہ سفید پر صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہِ فضیلت ہوگی اور اسلامی اقتدار میں رنگ و نسل کو کوئی امتیازی پوزیشن حاصل نہ ہوگی۔

اسی تسلسل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"اے لوگو! جو کچھ میں کہتا ہوں اسے نہایت توجہ اور غور سے سنو۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کے بعد پھر اس وادی میں تمہارے سامنے کھڑے ہو کر اسی طرح مخاطب کر سکوں گا جس طرح اس وقت میں تم سے مخاطب ہوں۔ تمہاری جانوں اور مالوں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک ایک دوسرے کے حملوں سے محفوظ کر دیا ہے۔ تم آپس میں بھائی بھائی ہو تم سب برابر ہو تم لوگ خواہ کسی بھی قوم یا قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو اور کسی بھی درجہ کے مالک ہو سب آپس میں برابر ہیں جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے برابر ہیں اسی طرح تمام بنی نوعِ انسان آپس میں برابر ہیں کوئی شخص بھی دوسرے پر کسی امتیازی حق یا بڑائی کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

یاد رکھو تم سب بھائیوں کی طرح ہو۔ جس طرح یہ مہینہ یہ سرزمین اور یہ دن تمہارے لئے قابلِ احترام ہیں بالکل اسی طرح خدا نے تم میں سے ہر شخص کی جان، مال اور عزت کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی آدمی کی جان یا مال لینا یا اس کی عزت پر حملہ کرنا ایسا ہی ظلم اور ایسی ہی معصیت ہے جیسا کہ اس سرزمین کی حرمت کو توڑنا۔

جو کچھ حکم میں آج تمہیں دیتا ہوں اُسے صرف آج کے دن کے لئے ہی نہ سمجھو بلکہ وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس کو یاد رکھو اور اس پر عمل کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تم اپنے مولائے حقیقی سے جا ملو"۔

احبابِ کرام! آج سے ۱۴۰۰ سال قبل عرب کی الگ تھلگ اور گمنام سرزمین میں انسانیت کے اس عظیم پیغمبر نے انسانی تعلقات کا تصور کرتے وقت انتہائی وسعت اور دقیق نظر سے جو تعلیم دی وہ رہتی دُنیا تک ایک مشعلِ راہ بن گئی۔ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف نظریہ کی حد تک یہ تعلیم پیش نہیں فرمائی بلکہ عملاً اس کو رائج فرمایا اور اس کے لئے آپ کا اُسوہ حسنہ تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ جاوید رہے گا۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اقوام و اہلِ مذاہب کے ساتھ جس قسم کی رواداری اور حسنِ سلوک کا برتاؤ فرمایا تھا وہ اسلام کی تعلیم رواداری کا ایک مجسم نمونہ ہے۔ میں آپ کی خدمت میں اس سلسلہ میں صرف ایک واقعہ پیش کرنا چاہتا ہوں سنہ ۹ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یمن کے نجران کا ایک عیسائی وفد جو ۶۰ ارکان پر مشتمل تھا۔ مذہبی تبادلہ خیال کرنے کے لئے آیا اس وفد میں بڑے بڑے پادری بھی موجود تھے۔ مسجد میں بیٹھ کر گفتگو ہوئی اور گفتگو لمبی ہو گئی اس پر اس قافلہ کے بڑے پادری نے کہا کہ اب ہماری نماز کا وقت ہے ہم باہر جا کر اپنی نماز ادا کر کے جلد ہی واپس آ جاتے ہیں اس وقت حضرت سرورِ کائنات صلعم نے فرمایا کہ آپ باہر کیوں جاتے ہیں باہر جانے کی کوئی ضرورت نہیں آپ کی نماز کے لئے ہماری مسجد حاضر ہے آپ ہماری مسجد میں اپنی نماز ادا کریں ہماری مسجد واحد لاشریک خدا کی عبادت کے لئے اور اس کے ذکر کے لئے بنائی گئی ہے

(زرقانی جلد ۴ صفحہ ۴۱)

احبابِ کرام! اس سے بہتر رواداری کا شاندار نمونہ اور کہاں نظر آ سکتا ہے۔ آج بھی اس ترقی یافتہ دور میں اور مہذب اور متمدن دُنیا میں بعض عبادت گاہوں میں غیر مذاہب اور غیر اقوام کا داخلہ ممنوع ہے حتیٰ کہ ایک ہی قوم اور مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے بھی اپنی عبادت گاہوں میں اچھوت کا ٹھپّہ لگا کر دوسروں کو داخل ہونے سے منع کرتے ہیں۔ اس پرائے دن کشت و خون کا بازار گرم نظر آتا ہے۔

اس کے بالمقابل بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہی شاندار نمونہ ہے جو آپ نے پادریوں پر مشتمل ایک عیسائی وفد کے ساتھ پیش فرمایا کہ اپنی ہی مسجد ان کے لئے ان کی عبادت کے لئے پیش فرمائی۔

اسلام نے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ فرما کر ذکرِ الٰہی اور عبادت وحدہٗ لاشریک کے لئے مسجد میں آنے والے کو روکنے والوں کو شدید ظالم قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہمیشہ یہ مسلک رہا ہے کہ وہ دُنیا کے جس قطعہ ارض میں بھی مسجد تعمیر کرتی ہے تو اس کے ساتھ افتتاح کے موقعہ پر سب سے پہلے یہی اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مسجد کے دروازے ہر اس شخص کے لئے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتا ہے ہمیشہ کھلے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تثلیث و دہریت کے گڑھ سپین میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا اس موقعہ پر آپ نے یہ اعلان فرمایا:

گھر کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہوں گے جو خدائے واحد و برتر کو مان کر اس کے حضور جھکے اور اس کی عبادت کرے ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد کو تمام سپین اور یورپ بلکہ تمام دنیا کے لئے رحمت و تسکین کا ذریعہ بنائے اور جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین۔

میں اس موقعہ پر ایک واقعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح میں سے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس تشریف لا رہے تھے راستہ میں آپ ایک جگہ اپنے صحابہ سے الگ ہو کر ایک درخت کے سایہ تلے تھوڑی دیر کے لئے استراحت فرمانے لگے۔ صحابہ کرام دور دور منتشر ہو گئے تھے اس وقت ایک دشمن جو شروع سے ہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کر رہا تھا آیا اس نے آپ کی تلوار لے کر جو درخت کی ایک ٹہنی پر لٹک رہی تھی آپ کو جگایا اور پوچھا کہ ”اے محمد! بتاؤ اب تمہیں میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے“۔ آپ نے اسی وقت کسی توقف کے بغیر نہایت جلال کے ساتھ فرمایا کہ ’اللہ‘ یعنی اللہ جو علی کل شیئ قدیر ہے مجھے بچائے گا۔ یہ پُر جلال نام سنتے ہی وہ گھبرا جاتا ہے اور اسی گھبراہٹ میں تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے آپ اسی وقت وہ تلوار اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ اب تو بتا کہ تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ ہی مجھے بچا سکتے ہیں آپ میرے ساتھ نیک معاملہ ہی کریں اور نرمی سے پیش آئیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تو یہ گواہی دینے کے لئے تیار ہے کہ خدا واحد و لاشریک ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ اس نے کہا کہ نہیں میں یہ گواہی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ یہ جواب سننے کے باوجود اس مجسم شفقت نے اسے معاف کر دیا اور کچھ نہیں کہا جب وہ چھوٹ کر اپنے قبیلہ میں واپس گیا تو اس نے کہا کہ میں ایک ایسے انسان کے پاس سے آیا ہوں کہ جس سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا دنیا میں کوئی نہیں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

ذرا غور فرمائیے کہ ایک شخص آپ کی جان لینے کے لئے آتا ہے آپ کو قتل کرنے کے لئے تلوار اٹھاتا ہے بالآخر آپ نے جب اس پر قابو پا لیا تو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں لیکن وہ انکار کرتا ہے پھر بھی آپ اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور یہ بھی پسند نہیں فرماتے کہ اس واقعہ کی اطلاع اپنے صحابہ کو دے دیں۔

یہ اور اس قسم کے بے شمار واقعات جو رواداری اور باہم پیار و محبت اور درگزر کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں آپ کی پاک سیرت و سوانح میں ہمیں نظر آتے ہیں آپ کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کرنے کے بعد آزادی ہند کے علمبردار گاندھی جی فرماتے ہیں:-

ترجمہ: ”اسلام اپنے عروج کے زمانے میں بھی تعصب اور غیر رواداری سے پاک رہا تھا وہی کے احترام پر آمادہ تھی جب مغرب پر تاریکی مسلط تھی تو مشرق کے افق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا۔ اور اس نے مصائب و آلام سے برباد شدہ دنیا کو اطمینان اور روشنی سے شادکام کیا۔ اسلام ایک بُرا مذہب نہیں ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح میں کرتا ہوں“۔

(سیاست لاہور ۱۹ر جون ۱۹۲۴ء)

پس میں اپنے غیر مسلم بھائیوں سے مہاتما گاندھی جی ہی کے الفاظ میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ صدقِ دل سے اسلام کی تعلیمات اور بانی اسلام صلعم کی سیرت و سوانح کا مطالعہ کریں تو آپ اسلام کی خوشنما اور رواداری اور پیار و محبت اور اخوت انسانی سے پُر تعلیمات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اسلام کی ان حسین و شیریں تعلیمات اور حضرت رسولِ پاک صلعم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے اُسوہ حسنہ اور پاک نمونوں کے باوجود بعض متعصب اور شر پسند عناصر کی طرف سے اسلام اور بانی اسلام صلعم کے متعلق نہایت تکلیف دہ اور دل آزار الزامات عائد کئے جاتے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت تلوار کے زور سے اور جبر و اکراہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ چند سال قبل تامل ناڈو کے مدورائی میں شری شنکر آچاریہ سوامی کی سرکردگی میں ایک عالمی مذہبی کانفرنس ہوئی تھی اس میں شرکت اور تقریر کرنے کے لئے جماعت احمدیہ مدراس بھی مدعو تھی اس کانفرنس کے ایک جلسہ عام میں جب خاکسار نے اسلام کی عالمگیر اخوت اور اس کی رواداری کی تعلیمات پر تقریر کی تو اس نشست کے صدر جو ایک یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ اسلام ایک عالمگیر حسین اور پُر امن تعلیمات کا مرقع ہے لیکن بعض مستشرقین نے حضرت محمد صلعم کے بارے میں یہ تصور پیش کیا ہے کہ گویا آپ کے ایک ہاتھ میں تلوار تھی اور دوسرے ہاتھ میں قرآن اور آپ خود حسین و جمیل عورتوں کے درمیان رونق افروز رہتے تھے۔ یہ اتنا بھیانک اور پُر فریب تصور تھا جو ان متعصب مستشرقین اور مؤرخین نے اسلام اور بانی اسلام کے متعلق پیش کیا تھا۔

یہ ایک حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ انگریزوں نے خاص کر عیسائی مؤرخین نے اپنے عہد حکومت میں جو تاریخ تیار کی تھی اس میں اپنی سیاسی ضرورتوں کو مد نظر رکھ کر فرضی اور غلط واقعات پیش کرتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف تعصب اور کینہ و بغض لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

اسلام کے تلوار سے پھیلنے کا اعتراض سب سے زیادہ عیسائی پادریوں کی طرف سے کیا جاتا ہے حیرت کی بات ہے کہ وہ لوگ جن کے مذہب کا بانی یہ کہتا ہے کہ:-

”یہ مت خیال کرو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں“۔

(متی ۱۰: ۳۴)

اور پھر جن کے بانی اس سے بھی آگے بڑھ کر اپنے مریدوں کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ:-

جس کے پاس تلوار نہیں وہ اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خرید لے“۔

(لوقا ۲۲: ۳۶)

ایسے لوگ کس منہ سے اسلام کو تلوار کا طعنہ دے سکتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی ساری تاریخ تیر و تفنگ اور گولہ بارود کے استعمال سے بھری پڑی ہے اور جن کے ہاتھوں آسٹریلیا جنوبی افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک کے اصل باشندے اب بھی نالاں اور اپنے حقوق کے لئے کوشاں ہیں ان کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے [illegible] پر یہ بے بنیاد اعتراض کریں جس نے تمام مذہبی اقلیتوں کے حقوق کا نہ صرف تحفظ کیا بلکہ جس نے اپنے [illegible] ادوار حکومت میں مختلف ممالک میں غیر مسلموں کو حکومت کے مناصب جلیلہ پر سرفراز کر کے دنیا میں مذہبی رواداری کی عدیم المثال روایات قائم کر دیں۔

لیکن آج ان تاریخوں کی حقیقت کھلتی جا رہی ہے اور اسلام کا حسین چہرہ دنیا کے سامنے روشن ہوتا جا رہا ہے چنانچہ

PROF. K. S Ram Krishna Rao

جو گورنمنٹ کالج میسور کے صدر شعبہ فلسفہ ہیں انہوں نے ۱۹۷۹ء میں MOHAMMAD THE PROPHET OF ISLAM کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں:-

ترجمہ:- ”اسلام اور تلوار کے متعلق بعض حلقوں سے بار بار آواز بلند ہو رہی تھی آجکل وہ بند ہو چکی ہے اسلام کا یہ اصول واضح ہو چکا ہے کہ مذہب میں کسی جبر و اکراہ کی اجازت نہیں ہے۔ عالمی شہرت یافتہ مؤرخ GIBBAN نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ نہایت افسوسناک اور تباہ کن الزام ہے کہ انہوں نے تلوار کے زور سے دیگر مذاہب کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔ نیز اس قابل مؤرخ نے مزید کہا ہے کہ جہالت اور تعصب پر مبنی اس الزام کو قرآنی تعلیمات مسلمان فاتحین اور ان کے عوام کے طریقہ کار اور عیسائیوں اور ان کی عبادت گاہوں کے ساتھ مسلمان حکمرانوں کی رواداری نے غلط ثابت کر دیا ہے۔ حضرت محمد صاحب (صلعم) کی زندگی کی نہایت عظیم الشان فتح اور غلبہ کی راز آپ کے خالص اخلاق اور اُسوہ حسنہ پر مبنی تھی تلوار کے زور پر نہیں تھی“۔ (ص ۴)

(باقی ہے)

ولادتیں

(۱)- مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سرینگر تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۰ر۱ر۸۳ ان کی ہمشیرہ نسبتی محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد صاحب وانی آف اُدرنہ گام (کشمیر) کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نو مولود مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب مرحوم یاری پورہ کا نواسہ اور مکرم بشیر احمد صاحب وانی کا پوتا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے مد امانت میں مبلغ تیس روپے اور مکرم مشتاق احمد صاحب وانی نے مختلف مدات میں مبلغ یکصد ایک روپیہ ادا کئے ہیں جزاہم اللہ خیراً

(۲)- مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی حیدرآباد نزیل ربوہ رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مکرم سید مبشر احمد سلمہٗ ابن حضرت سید وزارت حسین صاحبؓ اورین (بہار) کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام ”سید طارق عزیز احمد“ تجویز فرمایا ہے۔

قارئین بدر سے نومولودین کے نیک، صالح و خادم دین ہونے اور صحت و عافیت والی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

پیارے ابا جان مرحوم کی یادیں

از مکرم سید شہاب احمد صاحب بمبئی

مرحوم سید محی الدین احمد صاحب کی شخصیت آنے والے کئی سالوں تک ایک معمہ بنی رہے گی۔ ہزاروں لوگوں کے لیے آج بھی وہ ایک دلچسپ ترین موضوع ہیں اور ہر انسان اپنے تجربہ کی بنا پر ان کے کردار ان کے مزاج ان کی طبیعت کا تجزیہ کرتا ہے۔ صوبہ بہار میں لوگوں کا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ وہ بہار کے سب سے ذہین وکیل تھے اور دس سال گزرنے کے بعد بھی ان کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔

عام مسلمان جو مرحوم کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی خدمات تو ہمیشہ استعمال کرتے رہے مگر کبھی اپنائیت کا اظہار نہ کیا آج ہر روز ان کی کمی محسوس کرتے ہیں۔ مرحوم مسلمانوں کی خاطر ـ خواہ وہ ایک غریب فساد زدہ مسلمان ہو یا سیاسی غلام جناب شیخ محمد عبداللہ ـ ہمیشہ ہندوستان کی سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور ہر کمیشن میں پیش پیش رہے۔ ان کی حمایت کی خاطر جیل گئے، کیس لڑے، متعصب جماعتوں اور اخبارات کی تنقید کا نشانہ بنے مگر کبھی اپنی ذمہ داری سے الگ نہ ہوئے۔ آج ان کی وفات کے بعد ہر مسلمان ان کی خدمت کا اعتراف کرتا ہے اور ان کے بعد جو خلا پیدا ہوا ہے اُسے کوئی پر نہیں کر پایا ہے۔

فطرت اور طبیعت کے عجیب تھے۔ آواز میں سختی اور گرج، دل میں بے حد رحم اور محبت۔ کبھی کسی سے کچھ مانگا نہیں، کسی حکومت کے آگے ہاتھ پھیلایا نہیں۔ کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوئے۔ ہر لمحہ خدا سے ہی چمٹے رہے اور اسی کے آگے جھکے رہے۔ خدا سے لگاؤ کا ہی نتیجہ تھا کہ ان کی پُر رعب شخصیت چھا جایا کرتی تھی۔ ان سے ملاقات کرنے گورنر، منسٹر، ایم پی، جج اور اعلیٰ افسران آیا کرتے تھے۔ اگر نماز کے وقت چیف منسٹر بھی مرحوم کی کوٹھی پر آجاتے تو مرحوم اس وقت تک نہیں ملتے جب تک نماز اور تلاوت قرآن سے فرصت نہ پا لیتے۔ فرماتے منسٹر اپنی ضرورت سے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہماری ضرورت صرف اللہ ہے۔ تاکید کرتے جو مانگو خدا سے مانگو۔ خواہ جوتے کا تسمہ یا ساری دنیا۔

مرحوم سید محی الدین احمد ایک نرالی شخصیت تھے۔ زندگی کو کس طرح دینی اور دنیاوی بانٹا جا سکتا ہے۔ کس طرح خدا اور اس کی مخلوق سے صحیح رشتہ قائم رکھا جا سکتا ہے وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ ایک حسین انداز تھا کہ قدرت کے خداداد ذہانت سے بھرپور اچھے دماغ کو انہوں نے دنیا کے استعمال کے لئے رکھ چھوڑا تھا اور دل صرف خدا اور اس کی عبادت کے لئے رکھا تھا۔ زندگی میں اتنا کامیاب بٹوارہ دل اور دماغ کا دیکھنے کو نہیں ملتا۔ صبح و شام آفس یا عدالت، اسمبلی یا کمیشن، پلین یا ٹرین، اکیلے ہوں یا ہجوم میں کیا مجال کہ نماز قضا ہو جائے، تہجد چھوٹ جائے یا تلاوت قرآن ذکر الٰہی یا فرصت کے چند لمحوں میں ان کے لب دعاؤں سے عاری ہوں۔ عزیز اور رشتہ داروں نے انہیں قریب سے ایک بزرگ ہی جانا، اللہ والے ہی کہا۔

احمدیت مرحوم کا سب سے بڑا سرمایہ تھا چونکہ وہ پورے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اس لئے اپنے تمام اولاد کے لئے احمدیت کو ہی سب سے بڑا تحفہ اور برکت سمجھا۔ جنون کی حد تک اپنی اولاد کو احمدیت سے مانوس کیا۔ کبھی یہ نہیں پوچھا کس کلاس میں پڑھتے ہو مگر یہ ضرور پوچھتے کہ کتنا چندہ دیتے ہو، کتنے وقت کی نماز پڑھتے ہو۔ خود زکوٰۃ، صدقہ خیرات اس کثرت سے کرتے کہ لینے والے ہاتھ تھکتے مگر وہ نہ رکتے۔ ہر حادثہ، ہر واقعہ، ہر خوشی، ہر غم کو خدا کی مصلحت تسلیم کرتے اور اُسی کی دین سمجھتے۔

دولت، جائیداد، اولاد، عزت، شہرت، حسن، صحت، عمر اور روحانیت ـ خدا نے سب کچھ عطا کیا۔ ایسی مکمل زندگی خدا اپنے گنے چنے بندوں کو ہی عطا کرتا ہے۔ زندگی کے دن جوں جوں گزرتے جاتے ہیں یہ احساس شدت سے ہوتا ہے کہ ہر صبح و شام ہر رشتہ، ہر دینی و دنیوی فرض اور ذمہ داری کے ساتھ حق و انصاف برتنا کتنا مشکل ہے ـــ تب مرحوم [illegible] بے حد یاد آتے ہیں ـــ!!

جناب سید محی الدین احمد صاحب مرحوم رانچی کی یادیں

آہ کس کی یاد میں آنکھیں ہوئی ہیں اشکبار — تیر غم اک ہو گیا میرے جگر کے آر پار
قادیاں کے قبلہ نما میں جب یہ خبر شائع ہوئی — مومنوں کے صبر کا دامن ہوا تھا تار تار
بندۂ رحمان محی الدین احمد خوش شعار — سوئے جنت چل دیے از حکم رب کردگار
نازش رانچی و فخر ارض چھوٹا ناگپور — سید فتح اللہ کے فرزند نیک و ذی وقار
گلستانِ فاطمہؓ کے تھے وہ اک خوش رنگ گل — جس کی بوئے خوش سے رانچی کی فضا تھی مشکبار

عندلیب باغ مہدی و مسیحائے زماں
سید لولاکؐ کے تھے وہ غلام جاں نثار

زندگی بھر راہ تقویٰ پر رہے تھے گامزن — تھے خلافت کے دل و جاں سے مطیع وہ نامدار
تھے رئیس شہر عظیم المرتبت وہ خوش نصیب — پاک طینت نیک دل فرخ سیر عالی تبار
صاحب دولت و حشمت عظمت و توقیر تھے — مقدرت رکھتے ہوئے بھی طبع کے تھے خاکسار
سر سے پا تک حسنِ مردانہ کی اک تصویر تھے — تھے وجیہ صورت سرو قد اور شکیل و باوقار
وہ علی گڑھ جامعہ کے فارغ التحصیل تھے — اور میدانِ وکالت کے تھے چابک شہسوار
تمام قانونی کتب پر رکھتے تھے گہری نظر — تھے قوانین کی باریکیوں کے رازدار
جب عدالت میں کھڑے ہو کر وہ کرتے تھے بحث — سامعین پر ہوتا تھا اس کا اثر بس خوشگوار
چوٹی کے قانون داں تھے طول و عرضِ ہند میں — تھے نگہ مصلح موعودؓ میں با اعتبار
شیخ عبداللہ وزیر اعظم جو تھے کشمیر کے — مستفید ان کی وکالت سے ہوئے تھے کئی بار
رکن بہار اسمبلی بھی رہے وہ خوش صفات — تھے بجان و دل مسلمانوں کے وہ خدمت گزار
ہفت روزہ سینٹینل رانچی کے مالک اور مدیر — تھے وہ انگریزی کے اعلیٰ پایہ کے مضمون نگار
ہیں گواہی دیتی سینٹینل کی فائلیں آج بھی — ان کی انگلش ہے فصیح و عمدہ نفیس و پُربہار

تھے عوام الناس میں وہ با اثر اور بارسوخ
بولی بابو نام سے تھا جانتا سارا بہار

ان کی غربا پروری مشہور ہے آفاق میں — دستگیر بے کساں تھے درد مندوں کے حصار
ان کے دسترخوان کی وسعت کا اندازہ بھی — آتے جاتے رہتے تھے مہماں ان کے بے شمار
اس علاقہ میں رہے تھے احمدیت [illegible] — احمدیوں کے لئے اک شجر سایہ دار
عالمِ [illegible] میں بھی آگے رہا ان کا قدم — وقتِ فرصت غور سے پڑھتے تھے قرآں بار بار

در کھلا رہتا تھا ان کا ہر کسی کے واسطے
چاہے نصرانی، آدی باسی ہو یا زنّار دار

اُن کی کاوش سے ملی تھی جائیداد قادیاں — فیصلہ یہ تھا عدالت کا بفضلِ کردگار
احمدیوں کا وفد جب پنڈت نہرو سے ملا — اس کے وہ قائد تھے از اذنِ امام کامگار
قابلِ تقلید ہے اُن کی مبارک زندگی — احمدیت کا علم تھامے ہوئے تھے استوار

رہتی دنیا تک رہے گا نام ان کا تا ابد
نیکیاں باقی رہیں گی ان کی تا روز شمار

جو بھی اس دنیا میں آیا وہ گیا سوئے عدم — زندہ و باقی ہے حق تعالیٰ خدائے کردگار
حضرت آدم ہوں یا عیسیٰ ہوں یا کوئی نبی — بزم دنیا سے گئے سب جانب دار القرار
کون ٹھہرا اس جہانِ بے ثبات میں اے عزیز — ہر کوئی مسکیں گدا فرماں روا سرمایہ دار
صدق دل سے کیجئے اب یہ دعا اے دوستو — صبر کی توفیق ہو منجانب پروردگار

کر بلند درجات ان کے اے خداوند قدیر
از طفیل شاہ بطحیٰ سید والا تبار

میرے بھائی جبّار صاحب[1] کے رہے تھے ہم سبق — رشتۂ الفت تھا باہم ان میں قائم استوار
سن چالیس ماہ اگست میں آخری بار ان سے ملا — چٹکیاں لیتی ہے اس کی یاد دل میں بار بار

عاجزؔ ناکارہ رکھ اب قلم خونچکاں
تھکتے تھکتے ہو گئی ہیں انگلیاں تیری فگار

طالب دعا سید ادریس احمد عاجزؔ کرانی ربوہ

[1] مکرم سید عبد الجبار مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنگال کلکتہ کے [illegible] بھائی ـ چچا زاد ماموں زاد خالہ زاد بہنوئی اور دو بھتیجے میرے بھائیوں کے خسر تھے افسوس احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہ ہوئی احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

نگمبو (شری لنکا) میں

کامیاب احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس

رپورٹ مرسلہ : مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج مبلغ کولمبو (شری لنکا)

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ نگمبو (شری لنکا) میں مورخہ ۲۷ر نومبر ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع اور دوسرے دن ۲۸ر نومبر کو جماعت ہائے احمدیہ شری لنکا کا سالانہ جلسہ نہایت شان و شوکت سے اور پُر وقار ماحول میں منعقد ہوا۔

اس کانفرنس کے لئے خاکسار کی زیر نگرانی کئی دنوں سے تیاریاں شروع کی گئی تھیں۔ مسجد احمدیہ اور اس کے ماحول کو وقارِ عمل کے ذریعہ خوب صاف ستھرا کیا گیا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور ستارہ احمدیت مختلف رنگ برنگی جھنڈیوں پر چھاپ کر مسجد کو نہایت خوبصورتی سے جاذب رنگ میں مزین کیا گیا۔ اس کے لئے انصار، خدام اور اطفال نے دن رات خوب محنت کی۔

سالانہ کانفرنس میں شرکت کے لئے کولمبو۔ پولانارووے۔ پیبالہ اور کنڈی سے اور نگمبو کے مضافات سے پہلے کی نسبت کہیں زیادہ کثرت کے ساتھ احمدی احباب اور مستورات نہایت ذوق و شوق سے آئے۔

لجنہ اماء اللہ کا اجتماع اور مقابلہ جات

مورخہ ۲۷ر نومبر شام کے تین بجے سے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع مسجد احمدیہ میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے مختلف اہم موضوعات پر تقریریں کیں۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کا قرآن کریم کی تلاوت، نظم خوانی اور تقاریر کا مقابلہ ہوا۔

آخر میں بر عایت پردہ خاکسار نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے احمدی ماؤں، بہنوں اور بچیوں کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد تمام حاضرین اور حاضرات کی پُر تکلف ماکولات و مشروبات سے تواضع کی گئی بعدہٗ یہ اجتماع خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

جماعت ہائے احمدیہ کولمبو۔ پیبالہ۔ پولانارووے اور کنڈی سے آئے ہوئے تمام مہمانانِ کرام اور نگمبو جماعت کے بعض احباب نے رات مسجد احمدیہ میں گزاری۔

۲۸ر نومبر بروز اتوار صبح چار بجے خاکسار نے نمازِ تہجد پڑھائی۔ فجر کی نماز کے بعد خاکسار نے درس القرآن دیتے ہوئے سورۃ انفال میں سے چند آیات کی جو تربیت و اصلاح کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں تشریح کی۔ اس کے بعد تمام احباب کے لئے ناشتہ کا انتظام کیا گیا

علمی مقابلہ جات

۹ بجے صبح مسجد احمدیہ میں خاکسار کی زیر صدارت مجالس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے حسنِ قرأت، نظم خوانی اور تقریری مقابلہ جات ہوئے جن میں ۵۷ اطفال و خدام نے شرکت کی۔ بچوں اور نوجوانوں کی ذوق و شوق سے کی گئی تلاوت و نظم خوانی اور پُر جوش تقاریر سن کر تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ جلسہ کے آخر میں ہر مقابلہ میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے اطفال و خدام کو بہت قیمتی اور مفید انعامات دیئے جانے کے علاوہ انفرادی طور پر بھی احباب نے نقد انعامات دیئے۔ یہ تقریب ساڑھے تین گھنٹہ کے بعد نہایت خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست

محترم جناب محمد حسن صاحب صدر جماعت ہائے شری لنکا کی زیر صدارت کانفرنس کی "دوسری" نشست ٹھیک تین بجے بعد نماز ظہر و عصر مکرم مظفر احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوئی۔ مکرم صدر صاحب کے مختصر خطاب کے بعد خاکسار کی درخواست پر موصول شدہ ناحضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خصوصی پیغام خاکسار نے پڑھ کر سنایا۔ اس روح پرور پیغام میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بدھوں میں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ پیغام سنانے کے بعد خاکسار نے اس اہم فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اسلام اور اس کی پُرامن رواداراز تعلیم اور بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بدھوں میں تعارف کرتے ہوئے ایک مضمون سنہالی زبان میں فولڈر کے طور پر شائع کرنے کی تحریک کی (پیغام کا مکمل متن انشاء اللہ تعالیٰ بدر کی کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔) حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کے طور پر احباب جماعت نے اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ صرف دس منٹ کے اندر اندر ۱۹۷۵ روپے نقد جمع ہوئے اور ۲۲۱۵/ روپے ایک مہینہ کے اندر ادا کرنے کے لئے وعدہ جات لکھوائے جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ مکرم محمد شاہ صاحب مکرم مولوی مرزوق صاحب۔ مکرم A.N. ذوول صاحب، مکرم محمد ظفر اللہ صاحب۔ مکرم نثار احمد صاحب۔ مکرم شریف احمد صاحب۔ مکرم مخلص احمد صاحب۔ مکرم A.M.S محمود احمد صاحب مکرم بمبلی لئے صاحب۔ مکرم محمد توفیق صاحب نے مختلف علمی و دینی مسائل پر تقریریں کیں۔ آخر میں خاکسار نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان پائے جانے والے متنازعہ فیہ مسائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر ایک دوست کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ چند ضروری اعلانات اور اجتماعی دُعا کے بعد یہ روح پرور اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۱ء کا ویڈیو

مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ ۸۱ء کا نہایت ایمان افروز منظر VEDEO کے ذریعہ دکھایا گیا۔ مردوں اور عورتوں کے لئے ایک ہی وقت میں علیحدہ علیحدہ مقامات پر منظر دکھانے کا انتظام کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قدم ہر روز و ہر آن آگے ہی آگے بڑھاتا رہے اور اکناف عالم کو نورِ احمدیت سے منور فرماتا رہے۔ آمین ::

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

ایک خصوصی تربیتی اجلاس

قادیان ۸ر صلح (جنوری) — آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر صدارت ایک خصوصی تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام منعقدہ اس اجلاس کی کاروائی عزیزم عبدالوکیل نیاز متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کلام پاک سے آغاز پذیر ہوئی بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مربی سلسلہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کا وجد آفریں منظوم کلام ؎

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ نے فرمائی۔ محترم موصوف جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی ۲۵ ویں صوبائی کانفرنس منعقدہ منجیرا (ضلع ملاپورم) میں شمولیت فرمانے کے بعد آج ہی واپس قادیان پہنچے تھے۔ موصوف نے اپنی تقریر میں صوبہ کیرالہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت بیان کرنے کے بعد وہاں کی جماعتی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا اور ۲۵ ویں صوبائی کانفرنس کے مختصر کوائف اور روح پرور کوائف بیان فرمائے۔

اجلاس کی دوسری تقریر محترم مرزا محمود احمد صاحب مبلغ انگلستان نے فرمائی موصوف اس سے پہلے یوگنڈا اور تنزانیہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دے چکے ہیں آپ نے اپنی تقریر میں ۱۹۷۴ء اور پھر اس کے معاً بعد یوگنڈا میں سرکاری سطح پر جماعت کی شدید مخالفت اور اس کے بالمقابل احباب جماعت کے اخلاص و استقامت کی ایمان افروز تفصیل بیان کی۔ نیز موصوف نے احباب جماعت احمدیہ کینیا (مشرقی افریقہ) اور مانچسٹر (برطانیہ) کے اخلاص و قربانی اور ان کی کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی کا تذکرہ بھی کیا۔

تیسری اور آخری تقریر محترم شیخ احمد خان صاحب آف لاہور نے فرمائی۔ موصوف نے ۱۹۷۴ء کے خونچکاں حالات کے بعد بحیثیت مجموعی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے بے کراں فضلوں اور غیر معمولی نصرت الٰہی پر مشتمل متعدد ایمان افروز واقعات سنائے۔

مناسب موقعہ مختصر سے صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک (سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل)

جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

رشی نگر

مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۳۱/۱۲/۸۲ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم عبدالسلام صاحب میر کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس میں مکرم غلام رسول صاحب پڈر کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ہلال احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب واعظ خاکسار محمد رفیق بٹ اور صدر مجلس نے آنحضرت صلعم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

ناصر آباد

مکرم مبارک احمد صاحب عابد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ناصر آباد تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۹/۱۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم غلام نبی صاحب منصور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک کے بعد عزیز فردوس احمد صاحب پڈر نے نظم پڑھی اس کے بعد مکرم عبدالرحمن صاحب پڈر۔ مکرم غلام نبی صاحب نیر مکرم محمد اقبال صاحب ڈار۔ مکرم عبدالمنان صاحب راتھر۔ مکرم غلام نبی صاحب پڈر اور صدر مجلس نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

اناڑسی

مکرم مولوی نورالاسلام صاحب مبلغ سلسلہ اناڑسی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱/۸۳ بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم ابرار حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی سے شروع ہوا جس میں مکرم عبدالباری صاحب صدر جماعت اور خاکسار نورالاسلام نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

کیرنگ

مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۱۲/۸۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کے صحن میں جلسہ سیرت النبی صلعم مکرم آفتاب الدین خان صاحب کی زیر صدارت مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب کی تلاوت کلام پاک۔ اور مکرم شفیع الرحمن صاحب اور مکرم غلام احمد صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوا اس کے بعد مکرم یٰسین خان صاحب۔ مکرم ایجاب الحق خان صاحب۔ مکرم اسلم خان صاحب۔ مکرم حبیب الرحمن خان صاحب قائد مجلس۔ مکرم عبداللطیف خان صاحب صدر جماعت۔ مکرم احمد نور خان صاحب مکرم انیس الرحمن خان صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ۔ مکرم اسماعیل خان صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اور خاکسار شیخ عبدالحلیم نے آنحضرت صلعم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

یادگیر

مکرم عبدالبصیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ یادگیر میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلعم ۱/۱/۸۳ کو مسجد احمدیہ میں رات ۲/۱ بجے منعقد ہوا۔ مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری کی زیر صدارت منعقدہ اجلاس کی کاروائی مکرم حامد اللہ صاحب غوری کی تلاوت کلام پاک اور مکرم عبدالمنان صاحب سالک کی نظم خوانی سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی درویش۔ مکرم عبدالمنان صاحب سالک۔ خاکسار عبدالبصیر اور صدر مجلس نے سیرۃ النبی صلعم سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ دوران تقاریر مکرم ولی الدین خان اور مکرم حامد اللہ صاحب غوری نے نظم سنائی صدارتی تقریر کے بعد مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال کو صدر مجلس نے انعامات تقسیم کئے اجلاس کے دوران شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا پر اجلاس ختم پذیر ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۰ تا ۸ر جنوری ۸۳ء خدام و اطفال کے حسن قرأت۔ نظم اور تقریری مقابلے ہوئے اور نشانہ غلیل۔ سلو سائیکل اور کبڈی کے مقابلے ہوئے ان مقابلوں میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودری۔ مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیروی درویش۔ مکرم عبدالمنان صاحب سالک۔ خاکسار عبدالبصیر نے صدر۔ جج اور ریفری کے فرائض سرانجام دیئے فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

بھدرک

مکرم محمد عبدالرب صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بھدرک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱/۱/۸۳ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ مدینہ میدان بھدرک میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہوا۔ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ عبدالاحد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالاحد صاحب۔ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب۔ مکرم وسیم احمد صاحب قائد مجلس اور خاکسار صدر مجلس نے سیرت آنحضرت صلعم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

بنگلور

مکرم مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت بنگلور اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱/۸۳ بمقام دارالفضل زیر صدارت مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب جناب برکات احمد صاحب سلیم کی تلاوت سے جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا آغاز ہوا۔ عزیز حبیب اللہ خان صاحب نے نعت پڑھی۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہ مکرم برکات احمد صاحب، مکرم عنایت اللہ صاحب مکرم مجیب اللہ خان صاحب مکرم کریم احمد صاحب مکرم محمد شفیع اللہ صاحب، مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب مکرم سمیع اللہ صاحب۔ مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرم سلیم اللہ صاحب نے سیرت طیبہ کے بعض واقعات بیان کئے۔ صدارتی تقریر اور خاکسار کے شکریہ اور آئندہ پروگرام کی تقریر کی تیاری کی درخواست۔ اور اجتماعی دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

اہل خانہ کی جانب سے سامعین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

کوڈالی

مکرم سی ایچ عبدالرحمن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱/۸۳ کو مسجد احمدیہ کوڈالی میں بعد نماز عشاء جلسہ سیرۃ النبی صلعم مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم سی برکت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم تنویر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر مجلس مکرم ٹی کے شمس الدین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد اطفال و ناصرات جو اپنے اپنے معیار میں مقابلہ جات حسن قرأت۔ نظم خوانی اور تقریر میں اوّل دوم۔ سوم آئے تھے انکو صدر مجلس نے انعامات تقسیم کئے دعا پر اجلاس برخواست ہوا۔

بقیہ صفحہ ۸: میں اس منصب پر فائز ہوں جس کے لئے خدا تعالیٰ ہمیشہ غیرت دکھاتا رہا ہے اور ہمیشہ دکھاتا رہے گا ایک دن بھی خلافت پر ایسا نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ساتھ نہ رہی ہو۔ حضور نے فرمایا میں عاجز، حقیر اور ذلیل ہوں مگر منصب خلافت پر فائز ہوں۔ اگر آپ عہد بیعت میں سچی ہونگی تو خدا تعالیٰ کے فرشتے آپ کی مدد کریں گے۔ آپ یہ ضرور سوچیں کہ خدا تعالیٰ کے کن بندوں کی آپ اولاد ہیں آپ کو کن عظیم قدروں کی پاسبانی کا شرف بخشا گیا ہے حضور نے اسلام کے دور اوّل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امہات المؤمنین نے پردے میں رہ کر عظیم خدمات سرانجام دیں حضور نے حضرت خولہ کی بہادری دلیری اور شجاعت کا واقعہ بھی بطور مثال بیان فرمایا جو کہ میدان جنگ میں زبردست داد شجاعت دے رہی تھیں جب حضرت خالد بن ولید نے کہا جوان اپنے چہرے سے پردہ اُتار تو اس نے بتایا کہ میں مرد نہیں ہوں اپنا چہرہ نہیں دکھا سکتی۔

حضور نے فرمایا یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ برقع میں گرمی زیادہ لگتی ہے۔ مگر ابتدائے اسلام کی عورتوں نے تو سخت اور شدید گرمی میں بھی سخت ترین مظالم بھی اللہ کی خاطر ہنسی کہ برداشت کئے حضور نے فرمایا یہ تو کچھ بھی نہیں اسلام کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اسلام کے قافلہ کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی ہے آپ لوگ دعاؤں سے کام لیں اور استغفار کریں۔

حضور نے آخر میں اس لڑکی کا ذکر کیا جس نے حضور کی ایک عزیزہ کو کہا تھا کہ حضور پردے کی سختی کو یہ بات جو چلا رہے ہیں یہ بات نہیں چلے گی اور یہ سختی ناکام ہو جائے گی حضور نے پورے جلال سے فرمایا۔

یہ بات چلے گی اور لازماً چلے گی یہ خدا کی بات ہے یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے یہ ہر قیمت پر چلے گی اور ہم اس کو ہر قیمت پر چلائیں گے۔ جب تک ہمارے اندر خون کا آخری قطرہ بھی باقی ہے اسے چلائیں گے اور یقیناً یہ بات چل کر رہے گی۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

بدر
کی توسیع اشاعت
میں حصہ لیجئے (مینیجر)

١٩٨٣ء / ١٩٨٦ء کے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے

ضروری ہدایات

(١) — جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ عہدیداران کی منظوری کی میعاد ٣٠ر اپریل سنہ ١٩٨٣ء کو ختم ہو رہی ہے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ مئی سنہ ١٩٨٣ء تا اپریل سنہ ١٩٨٦ء کے لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا انتخاب کرواکر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ لہٰذا امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کا حسب قواعد انتخاب کرواکر مفصل رپورٹ نظارت ہذا میں بغرض کارروائی بھجوائیں۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ قواعد و ضوابط کی کاپی جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے امراء و صدر صاحبان و مبلغین کرام کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ انتخاب کی کارروائی شروع کرنے سے قبل ان قواعد کا بغور مطالعہ کر لیا جائے اور بوقت انتخاب ان کو ملحوظ رکھا جائے اور رپورٹ بھجواتے وقت اس میں خاص طور پر یہ نوٹ لکھا جائے کہ عہدیداران کے انتخاب کی کارروائی میں ان قواعد کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(٢) — نظارت ہذا کے اس اعلان کے بعد جملہ امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ تمام افرادِ جماعت کو اطلاع کر دیں کہ آئندہ سہ سالہ انتخابات ہونے والے ہیں اور مرسلہ قواعد کا احبابِ جماعت میں اعلان کیا جائے تا کہ کوئی فردِ جماعت اس اطلاع سے محروم نہ رہ جائے اور وہ یہ اعتراض نہ کر سکے کہ مجھے علم نہیں ہوا۔

(٣) — نظارت ہذا امید کرتی ہے کہ جملہ امراء و صدر صاحبان قواعد و ضوابط اور ان ہدایات کی پابندی کریں گے اور بوقتِ انتخاب ان کو ملحوظ رکھیں گے۔

(٤) — مبلغین کرام اور انسپکٹران بیت المال آمد، تحریک جدید، وقف جدید اور معلمین وقفِ جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دوروں میں ماہ جنوری ٨٣ء کے بعد جس جماعت میں جائیں ان قواعد کے ماتحت عہدیداران کا انتخاب کروائیں ان کو خود انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ان کا کام اس امر کی نگرانی کرنا ہے کہ اجلاس کی کارروائی حسب قواعد ہو رہی ہے یا نہیں اس غرض کے لئے وہ انتخاب کے اجلاس میں شامل ہو سکتے ہیں اگر کوئی خلافِ قاعدہ کارروائی ہو تو صدرِ اجلاس کو مناسب رنگ میں توجہ دلائیں اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو فوری طور پر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں تا کہ منظوری کی کارروائی کے وقت ان کی کارروائی کو مدنظر رکھا جائے۔

نوٹ:- اگر کسی جماعت میں قواعد انتخاب کی کاپی نہ ملی ہو تو ١٥ر جنوری سنہ ٨٣ء تک دفتر نظارت علیا میں اطلاع دیں تا کہ دوبارہ بھجوائی جا سکے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مرکز میں ایک "معلوماتی پریس کمیٹی" تشکیل دی ہے۔ اس کمیٹی کا کام اسلام و احمدیت کے حق میں یا اسلام و احمدیت کے خلاف اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے مضامین یا بیانات کی کٹنگ جمع کرنا ہے اور ان کا ریکارڈ رکھنا ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب سے درخواست کرتی ہے کہ آئندہ جس کسی اخبار، رسالے، میگزین، اشتہار یا کسی کتاب میں اسلام و احمدیت کے حق میں یا اس کے خلاف جو کچھ بھی مواد شائع ہو اس کی تین تین کاپیاں نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بغرضِ حفاظت ارسال فرمائیں۔

نوٹ:- تراشوں پر اخبار کا نام، مقام اشاعت اور تاریخ اشاعت، صفحہ نمبر صاف صاف تحریر فرمائیں ورنہ ان کٹنگس سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دورانِ سال جلسے یوم التبلیغ منانے کا پروگرام

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام دورانِ سال بھارت کی جماعتیں جلسے و یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں امسال ١٣٦٢ ہش / ١٩٨٣ء کے لئے جلسے و یوم التبلیغ منانے کا پروگرام درج ذیل ہے۔

عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں میں جلسے و یوم التبلیغ منائیں اور رپورٹ باقاعدہ نظارت دعوۃ و تبلیغ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق جلسوں کے انعقاد کی تاریخ میں ردّ و بدل کر سکتی ہیں۔

١۔ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ	٢٠ر تبلیغ (فروری) بروز اتوار
٢۔ یوم مسیح موعود علیہ السلام	٢٣ر امان (مارچ) بروز بدھ
٣۔ یوم خلافت	٢٧ر ہجرت (مئی) بروز جمعہ
٤۔ ہفتہ قرآن کریم	٢٣ر تا ٢٩ر تبوک (ستمبر) بروز جمعہ تا جمعرات
٥۔ یوم پیشوایانِ مذاہب	١٩ر اخاء (اکتوبر) بروز اتوار
٦۔ یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	١٨ر فتح (دسمبر) بروز اتوار
٧۔ یوم التبلیغ	(سال میں دو مرتبہ) ماہ احسان (جون) اور ماہ وفا (جولائی) کے دوران۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

بتاریخ ١٢ر ١٣ر فروری سنہ ١٩٨٣ء بمقام سونگھڑہ

ان شاء اللہ تعالیٰ امسال آل اڑیسہ خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ١٢ر ١٣ر فروری سنہ ٨٣ء کی تاریخوں میں سونگھڑہ کے مقام پر منعقد ہوگا۔ قائدین مجالس اڑیسہ سے امید کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے نمائندگان اس اجتماع میں شمولیت کے لئے بھجوائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب فرمائے آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

درخواستہائے دعا:

٭- مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد جنہیں گزشتہ دنوں سلسلہ کے کام سے امرتسر جاتے ہوئے جیپ کے حادثہ میں چوٹیں آئی تھیں کے زخم تا حال مندمل نہیں ہوئے بلکہ تکلیف پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ٭- مکرم میر عبد الرحمٰن صاحب یاری پورہ اپنے بھائی عزیزم میر شمس الدین سلمہ متعلم وٹرنری کالج متھرا کی A.H. اینڈ B.V.Sc. کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ٭- مکرم کے این رحمت اللہ صاحب تو تی کوڑی (تامل ناڈو) امانتِ بدر میں بارہ روپے ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭- مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب فانی مقیم دہلی کا بیٹا سعید ان تعلیم میں اپنی نمایاں کامیابی کے لئے ٭- مکرم بشیر احمد صاحب کوسہ ٹینگ (کشمیر) اپنی صحت و عافیت اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭- جناب دینسر محمد صاحب موسلی بنی مائینز پانچ روپیہ امانتِ بدر میں ادا کر کے اپنی اہلیہ مسز ... ہو کی حصول ملازمت کی کوشش میں کامیابی نیز اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ٭- مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور یاری پورہ (کشمیر) پیشِ نظر مقاصد میں حصولِ کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ٭- مکرم محمد شفیع صاحب وانی ترکہ پورہ (کشمیر) اپنی بیٹی عزیزہ صادقہ شفیع سلمہا کی امتحان بی اے فائنل اور عزیزم بشارت احمد سلمہ متعلم بیچ پورہ ... کی بی ایڈ - ایم ... میں نمایاں کامیابی نیز خود بھی شوگر کی تکلیف سے نجات اور کامل صحت و شفایابی کے لیے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ -۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ص۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبر

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے [illegible] شدہ تقسیم کار HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹرکیں

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ

ایر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - لیڈی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMMEDAN CROSS LANE
MADANPURA.
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی

مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ

(صحیح بخاری)

ترجمہ:- جو شخص مانگنے سے پرہیز کرے گا اللہ اُسے اس سے بچائے گا۔ اور جو شخص اپنے غناء پر کفایت کریگا اللہ اُسے غنی کرے گا۔

محتاجِ دُعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"تقویٰ سفرِ آخرت کے لئے بہترین زادِ راہ ہے"

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے"

(تقریر ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء)

پیشکش:-

محمد امان اختر ۔ نیاز سلطانہ

پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲ ۔ سیکنڈ مین روڈ

سی آئی ٹی کالونی

مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالِم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

No. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

BANGALORE - 2.

GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز ۔ کاٹھ پورہ ۔ یاری پورہ ۔ کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزرز کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون میل ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

حیدرآباد میں

فون: 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز ——!!

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے